بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامۂ اُردو

ریویو آف ریلیجنز (قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مرتبہ

عبد القدیر نیاز

بابت ماہِ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۲ مطابق ماہِ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء

ماہِ فتح ۱۳۲۲ ھش

جلد ۴۲ عدد ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ۱۹۰۲ء

میں حسب ذیل مقاصد کے پیشِ نظر جاری فرمایا تھا۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرون ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ واری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اردو ماہنامہ ہے۔ بوجہ علمی مجلہ ہونے کے اسکے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے۔

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس روپے	اٹھتر روپے	ایک سو چوالیس روپے	دو سو ستر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چوّن روپے	نوّے روپے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

(ماہنامہ اردو)

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان!

عدد ۱۲	ماہِ ذوالحجہ ۱۳۶۲ھ مطابق ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء	جلد ۴۲

فہرست مضامین

ذکر حبیب	ص۲	جناب شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالہ
بھوک کا عذاب اور اس کا روحانی علاج	ص۴	جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل
الامام المہدی	ص۱۰	جناب شیخ روشن الدین صاحب تنویر بی-اے ایل ایل بی سیالکوٹ
اسلامی نظام - نظامِ خلافت	ص۱۸	جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی-اے
زرتشتی مذہب	ص۲۹	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب
خلافتِ اسلامیہ کی شان	ص۳۶	جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلاِمَامُ المَھدِیُ علیہ السلام

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر بی۔ اے ایل ایل بی وکیل سیالکوٹ)

قرآن کریم کی آیات کو ہم نفس مضمون کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک وہ آیات جن میں شریعت کے احکام کا بیان ہے۔ اوامر و نواہی، حرام و حلال، آداب وغیرہ اس حصہ میں شامل ہیں۔ دوسری وہ آیات ہیں جنمیں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے، کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی سرکار سے جاری ہوئے ہیں، اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کے نفاذ کیلئے مبعوث کیا گیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے قصص، تنذیر و تبشیر، عذاب، غلبہ اسلام، شکست کفر، پیشگوئیاں وغیرہ دوسرے حصہ میں ہیں۔

جس شریعت پر اللہ تعالےٰ اپنے نظام کو چلانا چاہتا ہے، اس کا مکمل بیان قرآن کریم میں کر دیا گیا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز حق نہیں ہے۔ کوئی بھی دوسرا قانون جو اس سے ٹکراتا ہے قانونِ باطل کہلائیگا۔ اِس حصہ قرآن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

کامل شریعت قرآن کریم کے ذریعہ ہمکو پہنچ چکی ہے۔ اب اس میں خفیف سی بھی تبدیلی تا قیامت نہیں ہوگی۔ اور نہ انکو دوبارہ نازل کرنیکی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ تحصیل حاصل ہو گی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ آپ لیا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ اس وعدہ میں کلام اللہ کی ظاہری حفاظت بھی شامل ہے۔ باقی آیات جو دوسرے حصہ میں آتی ہیں، وہ بھی اس لحاظ سے، کہ وہ خدا کا کلام ہیں، کامل ہیں۔ مگر ان کے متعلق یہ کہنا، کہ وہ کسی بعد کے آنیوالے مامور من اللہ پر دوبارہ نازل نہیں ہو سکتیں، درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس امر کی تو اب ضرورت نہیں رہی، کہ شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی کیجائے، مگر اس امر کی ضرورت ہے، کہ انسانوں میں بار بار ایسی شخصیت پیدا کیجائے جو کمزوروں کے لئے نمونہ بنے۔ اور اس شریعت پر خود عمل کر کے دکھائے۔ تاکہ دوسرے بھی اس پر عمل کرنیکی ترغیب حاصل کریں۔ اللہ کی شریعت تو جاوداں ہو سکتی ہے مگر اس پر عمل کر کے دکھانیوالا جسمانی طور پر حیاتِ جاودانی لیکر نہیں آتا۔ ہاں اس کی مثال کا روحانی اثر جاوداں ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے صرف ۲۳ سال میں اِس شریعت پر خود بھی عمل کیا اور ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت سے بھی عمل کرایا۔ آپؐ کی دُنیاوی اور جسمانی زندگی کے اختتام کے بعد آپؐ کے اُسوہ حسنہ کی صرف یاد ہی باقی رہ سکتی تھی جسکو انسانی وسعت کے مطابق مسلمانوں نے تازہ رکھنے کی پوری پوری کوشش کی۔ نمونہ تو بیشک کامل تھا۔ مگر لوگوں کی یاد کامل نہیں ہوسکتی۔ قرآن کریم کے ہوتے ہوئے بھی لوگ اس الہٰی قانون سے رفتہ رفتہ پرے ہٹتے چلے گئے۔ اور آج نوبت یہاں تک پہنچی ہے، کہ قانونِ باطل دُنیا پر چھا گیا ہے، اور شریعتِ اسلامیہ اس کی تاریکی میں گم ہوکر رہ گئی ہے

محض شریعت کی ظاہری حفاظت اُسوقت تک کوئی چیز نہیں ہے، جب تک اس پر خود عمل کرنیوالا اور دوسروں سے عمل کرانیوالا بار بار دُنیا میں نہ آئے۔ اور یہ اس وجہ سے، کہ کوئی انسانی نمونہ اپنی جسمانی حیات ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رکھ سکتا۔ الفاظ میں خواہ کتنا ہی جادو ہو، جبتک کہنے والا نہ رہے محض ان کی تحریر قوموں کو جادہ پیما نہیں کرسکتی۔ جب قرآن کریم کی آیات رسول اللہ کی زبان سے نکلتی ہونگی، تو وہ بجلی کا کام کرتی ہونگی۔ اور پھر جب وہ اُن پر عمل کرتے ہوں گے، تو سوا کسی سخت شقی القلب کے کون ہوگا، جو متاثر نہ ہوتا ہوگا۔

یہ کس قدر ظلم ہوگا، کہ ایک زمانے کے لوگوں کے لئے تو ایک عینی نمونہ جسکو "عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" پیدا کیا گیا مبعوث کیا جائے، اور وہ بھی ایک خاص قوم میں، جس کی زبان میں کامل شریعت نازل کیگئی ہے۔ اور صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ جیسی سعید روحیں بھی اس کا اثر قبول کرنے کے لئے پیدا کیجائیں، مگر جب جاودانی شریعت کے ہمہ گیر اثر کو پیدا کرنیکا موقعہ ہو، تو کوئی ایسا نمونہ لوگوں کے سامنے نہ لا یا جائے، جو پہلے ہی نمونہ پر ہو۔ اور قانونِ الہٰی پر خود بھی عامل ہو، اور دوسروں کو بھی عامل بنائے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے یہ شایانِ شان ہے، کہ ایک خاص قوم اور ایک خاص زمانے کو تو وہ کامل "اُسوہ حسنہ" عطا فرمائے، مگر ہمارے زمانے کو غیر شعوری مجتہدوں کی قرآنی تعبیروں پر چھوڑ دے جنکو اللہ تعالیٰ سے براہِ راست کوئی تعلق واسطہ نہ ہو۔ اور جو محض اپنی فطری طاقتوں سے قرآن کریم کی معنوی حفاظت کریں۔ ہم دیکھتے ہیں، کہ دُنیاوی بادشاہت میں بھی ایسا نہیں ہوسکتا، کہ ایک دفعہ تو بادشاہ اپنا نائب مقرر کرکے بھیجدے، اور بعد میں لوگ خود بخود غیر شعوری طور پر نائب بنتے چلے جائیں۔ کیا یہ اس احکم الحاکمین پر الزام تراشی نہیں ہے، کہ پہلے لوگوں کو تو اُس نے عینی اسوۂ حسنہ عطا فرمائے، مگر اب اس نے دُنیا کو غیر شعوری طاقتوں کے حوالے کر دیا ہے؟

اِس وقت جبکہ شریعت اسلامیہ "تہذیب باطل کی صلیب پر چڑھی ہوئی ہے، اور "ایلی ایلی لما سبقتنی" پکار رہی ہے۔ کیا (خاکم بدہن)، اس شریعت کو بھیجنے والا بہرہ ہوگیا، کہ اسکی آواز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں سنتا۔ اور جیسا کہ عیسائیوں کا اعتقاد ہے، مسیح ابن مریم علیہ السلام کی دعا کی طرح ساٹھ کروڑ مسلمانوں کی دعائیں بھی بیکار ہو کر رہ گئی ہیں، جو ہر روز کئی بار "صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ" اور "اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" کا ورد کرتے ہیں، باوجود ان دعاؤں کے اللہ تعالیٰ کیوں مسلمانوں کی مدد نہیں فرماتا؟ اس کی وجہ یہ ہے، کہ یہ دعائیں دل سے نہیں نکلتیں حقیقی قرآن دلوں سے ہٹ گیا ہے۔ صرف زبان پر الفاظ رہ گئے ہیں۔ اس زمانے کا سب سے بڑا مرض ہی یہ ہے، کہ لوگوں نے تعلق باللہ کو داستان پاستان سمجھ رکھا ہے۔ اور مبدء شریعت کو شریعت سے الگ جان لیا ہے۔ جس قانون کو جاری کرنیوالے کا تعلق قانون سے منقطع ہو جائے، اس قانون کو کون مان سکتا ہے۔ اگر مجلس قانون ساز قانون تو اعلیٰ سے اعلیٰ تیار کر دے، مگر اس قانون کے نفاذ کا اور حفاظت کا کوئی انتظام نہ ہو، نہ کوئی جج مقرر کیا جائے، نہ کوئی اور محکمہ بنایا جائے، تو ایسے قانون کا کیا فائدہ؟ فرض کیجئے بادشاہ جارج ہندوستان کے لئے ایک قانون بناتا ہے، مگر اسکے نفاذ کیلئے وائسرائے مقرر نہیں کرتا اور آئندہ قانون سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، تو بھلا ایسے قانون کو کون مانے گا؟

پھر نظام ہائے باطل اور اسلامی نظام کا مابہ الامتیاز ہی یہ ہے، کہ بانیان نظامہائے باطل یہ سمجھتے ہیں، کہ وہ غیر شعوری طاقتوں کے بل پر ترقیاں کر سکتے ہیں۔ مگر اسلامی نظام کا انحصار ہی خدا کی منشاء پر ہے۔ جو وقتاً فوقتاً دنیا کی راہنمائی کے لئے اپنے رسول بھیجتا ہے۔ تاکہ انسان اپنی فطرت کے غلط استعمال سے جن گمراہیوں میں پڑ گیا ہے، اسکو الہامی صداقتوں کی طاقت سے ان گمراہیوں سے نکالے اور اسکو سیدھے راستے پر چلائے جب تک ایسے الٰہی راہنما کے ساتھ الٰہی نشان نہ ہوں، اس کا امتیاز دنیاوی غیر شعوری راہنماؤں سے نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ دنیا میں حکومت الٰہیہ قائم کرنیکے آجکل بہت شوقین نظر آتے ہیں، ان کو یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سوا اللہ کے حکومت الٰہیہ کوئی قائم نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی غیر شعوری مجتہد اور نہ کوئی اور۔ اللہ کی شریعت کو اللہ کا فرستادہ ہی دنیا میں قائم کر سکتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا، کہ شریعت تو اللہ تعالیٰ شعوری مامور کے ذریعہ عطاء فرمائے، اور اسی کے ذریعہ عمل بھی خاص وقت تک کرائے اور آئندہ ہمیشہ کے لئے اس شریعت کو غیر شعوری راہنماؤں کے رحم پر چھوڑ دے۔

تعجب تو یہ ہے، کہ وہ لوگ بھی جو احیائے اسلام کے بلند آہنگ دعاوی لیکر اٹھے ہیں، اور اس بات کے بھی قائل ہیں، کہ ایک بہت بڑا امام جس کا نام الامام المہدی ہے، دنیا میں پھر اسلام کو زندہ کرنے کے لئے آنیوالا ہے، ان نظامہائے باطل کے اثر سے نہیں بچ سکے۔ جنکو وہ توڑنا چاہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ چنانچہ مولٰینا ابوالاعلیٰ مودودی جو اپنے تئیں تحریک اسلامی کا بانی ظاہر کرتے ہیں اپنے رسالہ ترجمان القرآن بابت دسمبر و جنوری ۱۹۴۰-۴۱ء کے صفحہ ۲۹۰ پر یوں رقمطراز ہیں:۔

"عقل چاہتی ہے، فطرت مطالبہ کرتی ہے، اور دُنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے، کہ ایسا "لیڈر" پیدا ہو، خواہ اِس دَور میں پیدا ہو، یا زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو، اس لیڈر کا نام الامام المہدی ہے۔ جس کے بارے میں صاف پیشینگوئیاں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں موجود ہیں"

یہ "لیڈر" کا لفظ خاص توجہ چاہتا ہے۔ جو نقشہ مولانا کے ذہن میں اس الامام المہدی کا ہے، وہ آپکی ذیل کی عبارت سے ظاہر ہو جائیگا۔

"میرا اندازہ یہ ہے، کہ آنیوالا اپنے زمانے میں بالکل جدید ترین طور کا لیڈر ہوگا۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہوگی۔ زندگی کے سارے مسائل مہمتہ کو وہ خوب سمجھتا ہوگا۔ عقلی اور ذہنی ریاست، سیاسی تدبّر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دُنیا پر اپنا سکہ جما دیگا"

مگر اپنے متعلق اس کے علم کا حال یہ ہوگا:۔

"اس کی علامتوں سے اُسے تاڑ لیا جائیگا۔ . . . . . نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں، کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کریگا، بلکہ اس کو خود بھی اپنے مہدی موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی۔ اور اس کی موت کے بعد اس کے کارناموں سے دُنیا کو معلوم ہوگا، کہ یہی تھا وہ خلافت کو منہاجِ نبوّت پر قائم کرنیوالا جسکی آمد کا مژدہ سُنایا گیا تھا۔ . . . . . مہدویت دعوٰی کرنیکی چیز نہیں، بلکہ دکھا جانیکی چیز ہے۔ اس قسم کے دعوے جو لوگ کرتے ہیں، اور جو اُن پر ایمان لاتے ہیں، میرے نزدیک دونوں اپنے علم کی کمی اور ذہن کی پستی کا ثبوت دیتے ہیں۔" (صفحہ ۲۹۲)

مولانا مودودی صاحب کے ذہن میں جو تصویر الامام المہدی کی آئی ہے، وہ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ ان کے خیال میں مہدی وہ ہے، جسکو تمام دین و دُنیا کے علوم پر تبحّر حاصل ہوگا مگر ایک پتہ نہیں تو اپنا پتہ نہیں ہوگا۔ کہ مَیں ہی وہ مہدی موعود ہوں جسکے متعلق "نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشینگوئیاں موجود ہیں"۔ جو شخص ایسی پیشینگوئیوں کو بھی نہ سمجھ سکیگا، اسکو دُنیا جہان کے علمی و عملی کمالات کا جامع خیال کرنا مولانا مودودی صاحب اور ان کے چیلوں کا ہی حصّہ ہے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھ پڑتی ہے کہیں، پاؤں کہیں پڑتا ہے
سب کی ہے اُسکو خبر اپنی خبر کچھ بھی نہیں!

مہدی کے کام کی نوعیت کا تصور جو مولنا کے ذہن میں ہے، وہ حسب ذیل ہے:۔

"میں سمجھتا ہوں، کہ ایک "انقلابی" لیڈر کو دُنیا میں جس طرح شدید جدوجہد اور کشمکش کے مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے، انہی مرحلوں سے مہدی کو بھی گذرنا ہوگا۔ وہ خالص اسلامی بُنیادوں پر ایک نیا مذہب فکر (school of thought) پیدا کریگا۔ ذہنیتوں کو بدلیگا۔ ایک زبردست تحریک اٹھائیگا، جو بیک وقت تہذیبی بھی ہوگی اور سیاسی بھی۔ جاہلیت اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کو کچلنے کی کوشش کریگی، مگر بالآخر وہ جاہلی اقتدار کو اُلٹ کر پھینک دیگا۔ اور ایک ایسا زبردست اسلامی اسٹیٹ قایم کریگا جس میں ایک طرف اسلام کی پوری روح کارفرما ہوگی اور دوسری طرف سائنٹفک ترقی اوجِ کمال پر پہنچ جائیگی۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ کہ "اس حکومت سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھولکر اپنی برکتوں کی بارش کریگا۔ اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اُگل دیگی۔ . . . . . . مگر وہ کرامات وخوارق، کشوف والہامات اور چلوں مجاہدوں "سے پاک ہوگا۔"

گویا وہ ایک اسلامی ہٹلر یا مسولینی ہوگا، جسکو اسلام سے صرف اس قدر تعلق ہے، کہ وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشینگوئیوں کے مطابق ظہور کریگا۔ اور اسلامی اسٹیٹ قایم کریگا۔ اور اسلام کی پوری روح سے" کام لیگا۔ مگر نہ تو خود اس کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق ہوگا، اور نہ اور کسی کو تعلق باللہ کی اجازت بخشیگا۔ ہاں وہ ایک بہت بڑا اسلام کا مفکر ہوگا۔ وہ اس عمارت فکر کی تعمیر میں اسلام سے بُنیادوں کا کام لیگا۔

مندرجہ بالا عبارت سے اگر الفاظ اسلام اور اسلامی نکال دیئے جائیں، تو دیکھیں باقی کیا رہ جاتا ہے۔ مہدی تو اپنے نئے مذہبِ فکر کے پیدا کرنے اور سائنٹفک ترقیات کی تکمیل میں منہمک ہوگا، اور اس کی توجہ ایک زبردست تحریک اٹھانے میں لگی ہوگی" جو بیک وقت تہذیبی بھی ہوگی اور سیاسی بھی۔" ایسے انسان کو جو "اپنی جسمانی ساخت میں" تمام انسانوں سے کچھ بھی مختلف نہ ہوگا، بھلا روحانی باتوں کے لئے فرصت ہی کہاں ہوگی۔ خدا جانے مودودی صاحب نے حدیث کے ان الفاظ سے، کہ "آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کریگا" کیا مراد لی ہے۔ شاید اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُراد کوئی نئی قسم کے ہوائی جہاز ہوں، ورنہ روحانیت سے تو "الامام المہدی" کو کسی قسم کا تعلق رکھنا اس کی کسرِ شان ہے۔ اسلامی بُنیاد کو اس صفائی سے اُکھاڑ کر رکھ دینا مہدی کے سوا اور کون کر سکتا ہے ؎ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

یہاں ہم "صراطِ مستقیم" جو حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید مرحوم کی تصنیف ہے، اور جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ کے زیرِ نگرانی لکھی گئی تھی، کا آخری فقرہ درج کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں:۔

"ان چند کلمات میں جو حضرت سید صاحبؒ کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہیں۔ بڑے بڑے فائدے ہیں . . . . . منجملہ ان کے زمانے کے جاہلوں کو تنبیہ کرنا ہے، کہ انہوں نے ولایت ربّانی کو ممتنعاتِ عقلیہ سے شمار کر کے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھکر انقطاعِ نبوت کیطرح ولایت کے انقطاع کے قایل ہو گئے ہیں۔"

یہ خیال کہ آیندہ سب سے بڑا اسلامی لیڈر بھی غیر شعوری طور پر ہی مبعوث ہو گا، اور اس کو خدا خاص طور پر مقرر نہیں کریگا، اور نہ اسکو یہ علم ہو گا، کہ وہ وہی ہے، جس کے متعلق پیشینگوئیاں موجود ہیں؛ خالص جاہلانہ خیال ہے۔ اسلام میں ایسے خیال کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اسلام تو دُنیا میں یہی حقیقت قایم کرنے کے لئے آغازِ نبوت سے کوشاں ہے، کہ اللہ تعالیٰ دُنیا کی گمراہی کیوقت اپنا خاص بندہ دُنیا میں مبعوث کر کے دُنیا کو ہدایت کیطرف بُلاتا ہے۔ اور جب دُنیا اُس کے رسول کی نہیں سُنتی، تو عذاب نازل کرتا ہے۔ مگر مولٰنا مودودی صاحب کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عظیم الشان لیڈر کا کام جس کا نام الامام المہدی ہے، خدا کی رضا طلبی نہیں ہے، بلکہ اس کا کام صرف مغربی ترقیات میں کمال دکھاتا ہے۔ جسکی بُنیاد سراسر مادی تخیلات پر رکھی گئی ہے۔

یہ ہے جاہلی ماحول میں پرورش خیال کا نتیجہ۔ جس بات کو آپ "جاہلی اقتدار" کے نام سے نامزد کرتے ہیں، خود اس سے اس قدر مرعوب ہو چکے ہیں، کہ "اسلامی اقتدار" کو بھی اسی رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر ایک طرف پُرانے مسلمانوں نے مہدی موعودؑ کے دستِ پاک میں تلوار پکڑائی تھی، تو آپ نے مہدی کو اُن تمام اوصاف سے متصف کر دیا ہے، جن پر جاہلی لیڈروں کو ہی ناز ہونا چاہیئے مثلاً "تمام علوم جدیدہ پر مجتہدانہ بصیرت"۔ "زندگی کے سارے مسائل مہمتہ کی خوب سمجھ"۔ "عقلی ذہنی ریاست"۔ "سیاسی تدبر اور جنگی مہارت"۔ بس! اور تو سب کچھ ہے۔ ایک نہیں تو اللہ سے کوئی واسطہ نہیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزم میں یہ ادا ہمیں سمجھے ٭ سبکو دیکھا ادھر نظر نہ ہوئی

اگر اسلام کا انتہائے مقصد اسی قسم کے عظیم الشان انسان پیدا کرنا ہے، تو نئی تہذیب جو کام کر رہی ہے، وہ کیوں قابلِ نفریں ہے۔ یہ کام تو پہلے ہی ہو رہا ہے۔ جناب مہدی موعود اس سے زیادہ کیا کریں گے، اور اگر کر بھی لیں، تو اس کا اسلام سے کیا تعلق!

ہمارے خیال میں تو ایسے امام کا ایک ہی کام ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ وہ تمام انسانی کمالات کو اسلامی رنگ یعنی صبغۃ اللہ میں رنگ دے۔ فطرتی ترقیات کے میدان میں تو دنیا اپنے شہسوار روز بروز پیدا کر ہی رہی ہے۔ ہاں مہدیٔ اسلام کا کام ایسے شہسواروں کی عنانِ توجہ کو اللہ کیطرف پھیرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جو اپنی رحمانیت سے اصول دنیا میں قایم کر دیئے ہیں، ان کے مطابق دنیا شاہراہِ ترقی پر چلی جا رہی ہے۔ خطرہ تو یہ ہے، کہ ان اصولوں کے غلط استعمال سے خود دنیا اپنے لئے باعثِ ہلاکت نہ بنجائے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے، کہ اللہ تعالےٰ سے براہِ راست تعلق کے بغیر ایسا عظیم الشان کام کس طرح کوئی کر سکتا ہے۔ اور بغیر اللہ تعالےٰ کی صریح منشاء کے ایسا کام ہو ہی کس طرح سکتا ہے۔ مہدیٔ موعود ضرور اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہونا چاہیئے۔ ہمارا ایمان ہے، کہ جو مہدی پیشینگوئیوں کے ماتحت پیدا ہو گا، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو گا، اور اس کو اس امر کا شعور دیا جائیگا کہ وہ مامور ہے۔ اس پر دوبارہ قرآن کریم کی وہ آیات نازل کیجائیں گی جن میں تبشیر و تنذیر کا بیان اور غلبۂ اسلام کی پیشینگوئیاں ہیں۔ اس کو روشن نشان خدا کیطرف سے دیئے جائینگے۔ جن سے اس کی پہچان کیجائے گی، کہ وہ خدا کی طرف سے ہے محض غیر شعوری طاقتوں پر اسکے اجتہاد کا انحصار نہیں ہو گا۔ ہمکو تو خدا کے مہدی کی ضرورت ہے۔ ورنہ ایسا مہدی جو چرچل، ہٹلر، فورڈ، آئن اسٹائن اور اقبال کا معجون مرکب ہو، دنیا کی موجودہ ضرورت کے لئے بالکل بیکار ہے۔ اگر غیر شعوری طاقتیں مہدی پیدا کر سکتیں، تو رونا ہی کاہے کا تھا۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں، کہ وہ نظامہائے باطل کے مقابلے میں اسی قسم کے اسلامی اسلحہ نکالیگا۔ اگر وہ عقل و فلسفہ اور علوم کے ہتھیار استعمال کرینگے، تو وہ بھی اسلامی فلسفہ اور علوم کی فوقیت دکھائیگا۔ وہ یہ دکھائیگا، کہ قرآن پاک میں تمام وہ صداقتیں موجود ہیں، جنکو عقلائے زمانہ وقتاً فوقتاً دریافت کرینگے۔ وہ تمام متداول مذاہب پر اسلام کی فوقیت ثابت کریگا۔ اور تمام دنیا کو چیلنج دیگا، کہ اپنی اپنی کتابوں کو قرآن کریم کے مقابلہ میں لا کر ان کی برتری ثابت کریں۔ وہ سب کو شکست دیگا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ وہ عقل کے پرستاروں اور ملحدوں کے نظریات کو توڑیگا۔ اور ان کے مزعومہ مضبوط جالوں کی دھجیاں اڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگا۔ اور الہام کی ضرورت اور عقل پر اسکی فوقیت نہ صرف منطق سے بلکہ اپنے عمل سے ثابت کریگا۔ وہ دُنیا والوں کے رجحاناتِ دُنیا پرستی کو روکدیگا۔ وہ ثابت کریگا کہ خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ دُنیا کی اجتماعی مصائب اور انفرادی دردوں کا سب سے بڑا معالج وہی ہے۔ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ نبی ثابت کریگا۔ صرف لفظوں سے نہیں بلکہ عمل سے وہ ثابت کریگا کہ وہ زندہ چراغ ہے جس سے دوسرے چراغ روشن کئے جاتے ہیں۔ وہ اپنے نمونۂ اوّل کی پیروی کرکے دکھائیگا۔ اور دُنیا کو پھر اسی انداز سے مخاطب کریگا جس طرح اسکے نمونۂ اوّل نے مخاطب کیا تھا۔ نہ اسلئے کہ اپنی برتری جتائے بلکہ اسکی برتری لوگوں کے دلوں میں قائم کریگا جسکے طفیل اس نے سب کچھ حاصل کیا۔ وہ خدا کے زندہ نشان اسی طرح دکھائیگا جیسا کہ اسکے آقا نے دکھائے۔ خدا اسکو مامور کریگا اور خدا ہی اسکی استعانت فرمائیگا، جو بھی اسکے مقابل آئیگا، ہلاک ہوگا۔ اور جو بھی اسکی اہانت کا ارادہ کریگا اسکی اہانت کیجائیگی۔ کیونکہ وہ خدا کیطرف سے ہوگا وہ نظامِ غیر شعوری کی پیداوار نہیں ہوگا۔ وہ یہ کام اپنی زندگی میں اور زندگی کے بعد ایک فعّال جماعت کے ذریعہ قیامت تک کریگا۔ وہ تمام دُنیا کو صلح کا پیغام دیگا۔ اور اُن نبیوں کی بھی تصدیق کریگا جنکی تصدیق پہلے بالوضاحت نہیں کیگئی وہ تمام دُنیا کے لئے امام ہوگا۔ وہ مہدیؑ، مسیحؑ، کرشن، ابراہیم علیہم السلام کا مظہر ہوگا۔

ہاں وہ الامام المہدیؑ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں پیدا ہوچکا ہے۔ خدا کی پیشگوئیاں تمام اسکے حق میں پوری ہوچکی ہیں۔ آؤ! اسکو جانچو، اسکی پہچان کرو۔ کیونکہ یہی وہ آخری زمانے کا امام ہے جسکا وعدہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے دُنیا کے لوگوں سے کیا ہوا ہے۔ اس نے اس باطل پرست زمانے میں دوبارہ خدا پرستی کی بُنیاد مضبوط چٹان پر رکھدی ہے، اور ایک عظیم الشان عمارت اس پر تیار کیجارہی ہے مسلمان کو پھر مسلمان کردیا ہے ؎

چوں دَورِ خسروی آغاز کردند ✤ مسلماں را مسلماں باز کردند

اسکے کاموں کو شدادمعاندین بھی طوعاً وکرہاً تسلیم کرتے ہیں اور مانتے ہیں کہ تمام اسلامی دُنیا ہی میں نہیں، بلکہ تمام دُنیا میں وہی ایک جماعت ہے، جو ہمیشہ رہنے والا کام کررہی ہے اسکے مقابلہ میں نہ کوئی اسلامی جماعت اور نہ کوئی غیر اسلامی جماعت منظم اور اعلیٰ کام دکھا سکتی ہے عیسائیوں کے خدا کو اسنے ماردیا ہے۔ آریوں کے جالوں کو اسنے توڑدیا ہے اور خود مسلمانوں کے جاہلی تانا بانا کی اُسنے دھجیاں اُڑادی ہیں، ہر ایک فریق کے حسّاس لوگ انکی طرف حسرت سے دیکھتے ہیں اور اس آیۂ شریفہ کی تصدیق کرتے ہیں رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ٥ اس جماعت احمدیہ کا اس میں کوئی فخر نہیں، کیونکہ یہ سب کچھ خدا کی مرضی سے ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اور اسلام کا چہرہ اسکی تائید کررہے ہیں۔ اور اس آیۂ کریمہ کا دوبارہ نزول ہوکر قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے۔ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ٥

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی نظام ← نظامِ خلافت

(از جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے)

قوموں کی تنظیم انسانوں کے باہمی ربط، معاملہ، ایک دوسرے کے حقوق کی صحیح ادائیگی، اور حفاظت اور گھر، آبادی، وطن اور دُنیا کے امن کے قیام کے لئے نظام کی ضرورت ہے۔ نظام ایک ایسا ضابطہ ہے، جو ہر ایک کے حقوق کے دائروں اور حدود کو معین کرتا ہے اور بعض انسانوں کو دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے فرائض و اختیارات دیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو، تو دُنیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے۔ کیونکہ:-

(۱) معاملات صحیح طور پر طے نہ ہوسکیں گے۔ معمولی اختلاف کو سُلجھانا بھی مشکل ہوگا۔ کیونکہ کوئی ذمہ وار ہستی نہ ہوگی جس کی طرف اختلاف کو لَوٹا کر اُس سے فیصلہ لیا جاسکے۔

(۲) ظلم و تعدّی، دست درازی اور دوسروں کے حقوق پر غصب کیخلاف کوئی طاقت کوشش کرنیوالی نہ ہوگی۔

(۳) امن بالکل تباہ ہوجائیگا، جان و مال، عزّت و آبرو کچھ بھی محفوظ نہ ہوگا۔

(۴) جو ضروریات اجتماعی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں، مثلاً سڑکیں، ذرائع آمد و رفت، اور بیرونی دشمن کے مقابلہ میں حفاظت، اِن کا انتظام کرنیوالا کوئی نہ ہوگا۔

الغرض نظام کے بغیر انسانی زندگی کا امن بالکل تباہ و برباد ہو جاتا ہے! ور بالخصوص اجتماعی زندگی کا کوئی سامان نہیں رہتا۔ انسان کو خدا تعالےٰ نے بنایا ہی ایسی زندگی کے لئے ہے جو دوسرے انسانوں کیساتھ مل کر باہم فائدہ و مدد سے بسر ہو۔ پس یہ مقصد نظام کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا نظام ایک ایسی ضرورت ہے، جسکے بغیر گذارہ ہی نہیں۔

دُنیا میں مختلف نظام کام کر رہے ہیں۔ بعض مذہبی ہیں۔ بعض مذہب اور دُنیا کا امتزاج ہیں۔ اور بعض خالصتاً دنیوی ہیں۔ اسلام کا نظام اس لحاظ سے سب پر فائق ہے۔ کہ اسلامی نظام ہر انسان کو اس کا پورا اور واجبی حق دینے کا انتظام کرتا ہے۔ اور پھر اس کیساتھ انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ اور اس کی مذہبی، روحانی، اخلاقی، ہر قسم کی تربیت کا بھی انتظام کرتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ انفرادی اور اجتماعی ہر قسم کے امن کا محافظ ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس اسلامی نظام دُنیا کے جملہ نظاموں پر ہر لحاظ سے کامل فوقیت رکھتا ہے۔

اسلامی نظام کا نقشہ

اسلامی نظام خدا تعالیٰ کی ذات جامع جمیع کمالات سے شروع ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ۔

اسلامی نظام کا مرجع اور منبع وہی اعلیٰ ترین ہستی ہے۔ اسلام اس بات کا قائل ہے، کہ خدا تعالیٰ ہر زمانہ اور ہر قوم میں اپنے مرسلین کے ذریعہ سے دُنیا کی ہدایت کا سامان نازل کرتا رہتا ہے۔ اور عقل ناقص سے نہیں، بلکہ الہام کی روشنی سے دلوں کو اطمینان اور باہمی تعلقات میں ہدایت بخشتا ہے۔ پس سب سے پہلے اسلامی نظام کی فضیلت کی دلیل یہ ہے۔ کہ یہ انسانی ناقص عقل کا کوتاہ تخیل نہیں، بلکہ اس علیم و خبیر ہستی کا نازل کردہ ہے۔

خدا تعالےٰ کے بعد انسانوں میں اسلامی نظام کی اعلیٰ ترین کڑی انبیاء ہیں۔ انبیاء کے ارشادات اور نافذ کردہ قوانین کی بنیاد چونکہ الہام الٰہی پر ہوتی ہے، اس لئے وہ ضرورت زمانہ کے عین مطابق اور لوگوں کے حالات کے لئے صحیح طور پر مناسب ہوتے ہیں۔ انبیاء کے بعد ان کے قائم مقام خلفاء کا زمانہ آتا ہے۔ یہ خلفاء انبیاء کے قوانین اور ان کے مقرر کردہ ضوابط کے حامل اور انہیں کو چلانیوالے ہوتے ہیں۔ ان خلفاء کو مومنوں کی جماعت استحقاق کے لحاظ سے منتخب کرتی ہے۔ اور چونکہ یہ لوگ نبی کے تربیت یافتہ اور اس کے خداداد مشن کو سمجھنے والے اور اس کے چلانیکی اہلیت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اسلئے گو وہ خدا تعالیٰ کی وحی کیساتھ کھڑے نہیں ہوتے، مگر خدا تعالےٰ اپنی تقدیر خاص کے ماتحت ایسا تصرف فرماتا ہے، کہ مومنوں کے قلوب خودبخود خلافت کے اہل شخص کیطرف پھر جاتے ہیں۔ اس لئے گویا اسلامی نظام کا نبی کے بعد حاکم اعلیٰ یعنی خلیفہ بھی گویا خدا ہی بناتا ہے۔ کیونکہ باوجود ظاہری انتخاب کے دراصل ہر سچے خلیفہ کے انتخاب میں دراصل خدا کا مخفی ہاتھ کام کرتا ہے۔ پس بایں وجہ یہ انتخاب بھی ساری عمر کے لئے ہوتا ہے۔ پھر کسی انسان کا حق نہیں رہتا کہ وہ خدائی انتخاب میں دخل دیکر خلیفہ کے عزل کے متعلق کوشش کرے۔ ادھر خلیفہ کا بھی فرض مقرر کرتا ہے، کہ وہ اپنی ساری عمر ملک کی بہتری کے لئے صرف کردے۔ بیت المال کا اپنے ملک کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؑ (۲)

سر سیّد کی تعلیم اور ہماری تعلیم

رسالہ ریویو بابت ماہ جون جولائی میں جو ذکرِ حبیبؑ چھپا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ سر سیّد کی تعلیم اور ہماری تعلیم میں فرق جو بیان کیا گیا تھا، وہ ابتدائی زمانے کے تاثرات تھے۔ اب یہ لکھا جاتا ہے کہ تبدیلیٔ حالات و مزید معلومات نے کیا تاثرات پیدا کئے۔

اس کے جواب میں دل کی گہرائیوں سے یہ صدا آئی۔ کہ دُنیادی علوم کی ترقی اور ہمسایہ اقوام سے سیاسی توازن مسلمانوں کا قائم رکھنے کے متعلق سیّد صاحب کی سعی، دلی ہمدردی اور نیک نیتی پر مبنی تھی۔ مگر مذہبی اور روحانیات کے بارہ میں کارہر مرد و مردِ ہر کارے کے ماتحت ان کا مسلک فلسفۂ جدید کے زیر اثر ایک گونہ انکاری پہلو کا رنگ رکھتا تھا۔ مثلاً نمبر ا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بحالتِ زلیست اس جسمِ عنصری کیساتھ آسمان پر اُٹھائے جانیسے انہوں نے انکار کیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی احادیثِ نزولِ عیسےٰؑ کے متعلق کوئی توجہ ہی نہیں کی۔ گویا وہ احادیث ان کے نزدیک بالکل ناقابلِ التفات ہیں۔ جنکی کوئی تاویل کرنا بھی وہ ضروری خیال نہیں فرماتے ایسا ہی روایاتِ دجال و یاجوج و ماجوج اور دیگر ہمچوں قسم پیشین گوئیوں کے بارہ میں۔ گویا ایسی احادیث موضوع اور عبث ہیں۔ اسی کا اثر ہے۔ کہ موجودہ تعلیمیافتہ طبقہ غیر احمدی ایسی روایات کو بوجہ اپنے علماء کیطرف سے عدم رہبری اور صحیح تعبیر سے محروم ہونیکے سبب صرف ان روایات سے بلاوجہ منکر، بلکہ ایسی روایات کی موجودگی سے بہ باطن اسلام سے رُوگردان ہیں۔ اور بظاہر محض مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونیکی وجہ سے مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور اس امر پر انکی آزادانہ گفتگو اور طرزِ اعمال شاہد ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ ہمچوں قسم حالات کشفی نظاروں کا نتیجہ ہوتے ہیں! اور خواب کیطرح تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ اور انکے ذریعہ عظیم الشان پیشگوئیوں کا ظہور ہوتا ہے، جو اپنے وقت پر پوری ہو کر ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتی ہیں۔ مگر ایمان اور اسلام سے ہی جنکو لگاؤ نہ ہو، ان کو ان امور سے کیا واسطہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروریات کے لئے صحیح استعمال اس کا فرض ہے۔ اس کا گذارہ بھی مجلس شوریٰ مقرر کرتی ہے نہ کہ از خود۔ خلیفہ کا فرض مقرر کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک مجلس شوریٰ کے ذریعہ سے ملک کی عام رائے دریافت کرتا رہے۔ اور جب ضرورت ہو عام اعلان کر کے تمام افراد کی رائے حاصل کرے۔ تاکہ اگر کسی وقت ملک کے نمائندوں اور ملک کی عام رائے میں مخالفت ہو جائے، تو اسے ملک کی عام رائے کا علم ہو سکے۔ خلیفہ عام حالات میں کثرت رائے کا احترام کرتا ہے لیکن چونکہ اسکا منصب اور مقام ایسا ہے، کہ وہ ہر قسم کی سیاسی جنبہ داری سے پاک ہوتا ہے۔ اُسے کوئی ذاتی فائدہ مدنظر نہیں، اور وہ اپنی رائے کے لحاظ سے بے تعصب ہے۔ اور اُسے خدا تعالیٰ کی خاص نصرت حاصل ہے۔ اسلئے اسکو اہم اور خاص ضرورتوں کے موقعہ پر شوریٰ کے فیصلوں کو مسترد کرنیکا بھی اختیار دیا گیا ہے۔ اسلامی خلیفہ خود مختار بھی ہے، کہ وہ شوریٰ کے فیصلوں کو مسترد کر سکتا ہے۔ مگر وہ پابند بھی ہے، کیونکہ اسلام کے مقرر کردہ نظام کو بدلنے کا اسے اختیار نہیں۔ وہ منتخب ہے، کہ لوگوں کے ذریعے سے خدا تعالےٰ اس کا انتخاب کرتا ہے، مگر وہ نیابتی حقیقت بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ الٰہی شریعت نے اس کیلئے یہ طریق کار تجویز کیا ہے، کہ سوائے کسی غیر معمولی ضرورت کے اہم امور میں کثرت رائے کیخلاف نہ جائے۔ اسکو اپنی ذات کیلئے بیت المال پر تصرف حاصل نہیں۔ اسکو عمر بھر اس کے عہدہ سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت کا پابند ہوتا ہے۔ اسلامی خلیفہ کا عہدہ موروثی نہیں۔

خلیفہ کے بعد جو دوسرے درجہ کے حکام ہیں۔ ان کے طریقِ انتخاب کے متعلق اسلام نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔ تاکہ حالات کے موافق و مطابق انکا تقرر ہو۔ پس اسلامی طریق حکومت دوسرے تمام طریق سے اعلیٰ اور فائق ہے۔ کیونکہ:۔

(۱) بہترین طریق نیابتی حکومت پر مشتمل ہے۔

(۲) پارٹی بازی جو آجکل کی حکومتوں کی لعنت اور مغربی تہذیب کی لائی ہوئی چیز ہے اُس سے مبرا ہے۔

(۳) مذہبی، اخلاقی، تمدنی اور علمی ترقی اور اصلاحِ عام پر حاوی ہے کسی حکم کو نظر انداز نہیں کرتی۔

(۴) اسلام حکومت کو امانت سمجھتا ہے، اور امانت کے حقوق کی صحیح ادائیگی کی طرف رعایا اور راعی دونوں کو توجہ دلاتا ہے۔

(۵) اسلامی حکومت ورثہ میں نہیں آتی۔ کوئی شخص محض بیٹا ہونیکے سبب سے لوگوں کی گردنوں پر حکومت کا جُوا نہیں رکھ سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظامِ خلافت ضروری ہے

انبیاء کی وفات کے بعد نظامِ خلافت کا قیام ضروری ہے ۔ مختصراً اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں :-

(۱) انبیاء دُنیا میں رُوحانی اور اخلاقی لحاظ سے ایک انقلاب برپا کرنیکے لئے آتے ہیں ۔ مگر ان کی زندگی میں اس اعلیٰ مقصد کی تخم ریزی ہوتی ہے نہ کہ تکمیل ۔ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے نبی کے قائم مقاموں کا آنا ضروری ہے ۔

(۲) نبی کے بعد مومنوں میں وحدت کا قیام ضروری ہے ، کیونکہ انبیاء کی آمد کا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے ، کہ وہ پراگندگی و انتشار جو اُن کی آمد سے قبل موجود تھا ، اسکو دُور کریں ۔ پس خلیفہ کا کام بھی وحدت کا قیام ، اور قومی تنظیم ، اور شیرازہ کا قیام ہوتا ہے ، جس کے بغیر کام نہیں چل سکتا ۔

(۳) نبی کی وفات پر اس عظیم الشان وجود کے فقدان کیوجہ سے لوگوں میں ایک زلزلہ سا آجاتا ہے ۔ پس جماعت کو ابتلاء سے بچانے اور خطرات کی آگ سے محفوظ رکھنے کے لئے خلیفہ کا وجود ضروری ہے ۔ تاکہ آئندہ الاخطرہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کے ماتحت امن میں تبدیل ہوجائے ۔

(۴) خدا تعالےٰ کے فضل کے جذب کے لئے بھی خلافت کا وجود ضروری ہے ۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

پس خدائی تائید کے لئے مومنوں کا جماعت کہلانا ضروری ہے ، جو امام کے ماتحت رہ کر ہی کہلا سکتی ہے ۔

(۵) دشمنوں پر غلبہ کے لئے بھی خلافت ضروری ہے ۔ کیونکہ

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ

یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے اور مومن اسکے پیچھے سے لڑائی کرتا ہے ۔

(۶) جماعت کی تربیت اور نگرانی کا کام بھی خلفاء کے سپرد ہے ، جس کا نبی کے بعد جاری رہنا ازبس ضروری ہے ۔

(۷) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ کبھی بھی کوئی شخص نبوت کا منصب پاکر کھڑا نہیں ہوا۔ مگر اس کے بعد خلافت قایم ہوگی۔ پس نبوت کے بعد خلافت کا وجود ضروری ہے۔

خلیفے خدا بناتا ہے

(۱) یہ صحیح ہے۔ کہ بظاہر خلیفہ کا تقرر لوگوں کے انتخاب سے ہوتا ہے۔ مگر اس میں خدا تعالےٰ کا مخفی ہاتھ کام کر رہا ہوتا، اور اپنی مشیّت کو پورا کرواتا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے بارے میں وصیّت کرنیکا ارادہ کیا، تو محض اسوجہ سے یہ ارادہ منسوخ فرما دیا، کہ :۔

ثمّ قلت یابی اللہ ویدفع المومنون او یدفع اللہ ویابی المومنون

(بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف)

کہ میں نے اس لئے ارادہ ترک کر دیا، کہ مومنوں کی جماعت ابو بکرؓ کے سوا کسی پر راضی نہ ہوگی۔ اور نہ ہی خدا کسی اور شخص کی خلافت کو قایم ہونے دیگا۔

(۲) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

انّہ لعلّ اللہ ان یقمصک قمیصًا فان ارادوا علی خلعہٖ فلا تخلعہ لھم (ترمذی)

کہ خدا تمہیں ایک قمیص پہنائیگا، اور لوگ اُسے اتارنا چاہیں گے، مگر تم اسے نہ اتارنا۔

اس سے بھی ثابت ہے، کہ خدا تعالےٰ خود خلافت کی قمیص پہناتا ہے۔

(۳) آیت استخلاف سے واضح ہے، کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو خود مقرر کرتا ہے۔

خلیفہ نبی کا قایم مقام ہے

خلیفہ چونکہ نبی کے جاری کردہ سلسلہ کو چلانے اور اسکے احکام و اوامر کی تعمیل کروانے اور اسکی پیدا کردہ جماعت کی حفاظت و نگرانی کا فرض ادا کرتا ہے۔ اس لئے وہ نبی کا قایم مقام ہوتا ہے۔ نبی دُنیا میں انصاف کے قیام کے لئے آتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ (ص ع ۲)

یعنی اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ پس تو لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس انبیاء کے قائم مقام ہونے کے لحاظ سے خلیفہ کا کام عدل کا قیام بھی ہوتا ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ انبیاء کے کام کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ؕ

یعنی وہ :۔ (۱) تبلیغ حق اور دعوت الی الخیر کرتا ہے۔

(۲) وہ شریعت سکھاتا ہے، اور شریعت کا عامل بناتا ہے۔

(۳) وہ حکمت سکھاتا ہے۔ اور ایمان کی حقیقت وحکمت سے باخبر کرتا ہے۔

(۴) اور ہر قسم کی پاکیزگی کے پیدا کرنے میں کوشاں ہوتا ہے۔

پس انبیاء کی قائم مقامی میں خلیفہ کے بھی یہی فرائض ہوتے ہیں۔

خلیفہ عمر بھر کیلئے ہوتا ہے

(۱) اسلام جس خلافت کا تصور پیش کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ خلیفہ کا انتخاب در اصل خدا تعالےٰ کی تقدیر خاص کے ماتحت اور اس کی مشیت اور ارادہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کے لئے عقلاً ضروری ہے، کہ وہ ایسا خلیفہ ہو، جس کو معزول نہ کیا جا سکے۔ ورنہ خدائی انتخاب کی اس سے بڑھکر ہتک اور کیا ہو سکتی ہے۔

(۲) اسلامی خلیفہ کا تعلق لوگوں سے روحانی اور قلبی ہوتا ہے، نہ محض قانونی تعلق۔ پس اس قسم کے روحانی تعلق کو میعادی قرار دینا، یا ایسے میعادی تعلق کو جائز رکھنا، مذہب کی رُوح کے بالکل منافی ہے۔ اور مذہب میں ایسی ناجائز آزادی کا دروازہ کھولنا ہے، جس کا آخری نتیجہ سوائے لامذہبیت اور بیدینی کے اور کچھ نہیں۔

(۳) حضرت عثمانؓ باغیوں کے مطالبہ دست برداری از خلافت کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

ما كنت لاخلع سربالا سربلنيه الله فتكون سنّة من بعد كلما كره القوم امامهم خلعوه

مَیں ہرگز اس کُرتہ کو نہیں اُتار سکتا، جو خدا تعالےٰ نے پہنایا ہے۔ کیونکہ اگر میں ایسا کروں تو ایک بُری رسم قائم ہو جائیگی، کہ جب کبھی لوگ اپنے امام سے ناراض ہوں گے، تو اس کی معزولی کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔

(۴) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے مجھے کوئی معزول کرنیکی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر خدا نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دیگا۔" (بدر یکم فروری ۱۲ء)

پھر فرمایا:۔

"مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے میں معزول ہو سکتا ہوں، اور نہ کسی میں طاقت ہے، کہ وہ معزول کرے۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۲ء)

ایک وقت میں صرف ایک خلیفہ ہو سکتا ہے!

حدیث شریف میں ہے:۔

اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا (مسلم)

کہ جب دو خلیفوں کی بیعت کیجائے۔ تو دوسرے کا بائیکاٹ کر دو۔

یہ حدیث اور عقل انسانی واضح طور پر بتا رہے ہیں، کہ ایک وقت میں ایک ہی خلیفہ ہو سکتا ہے۔

خلیفہ اور مشورہ

(۱) خدا تعالیٰ نے اصولی حیثیت سے ان لوگوں کے لئے جو مشورہ سے امیر منتخب ہوں، ہدایت کی ہے، کہ وہ لوگوں سے مشورہ کر لیا کریں۔ فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ

(شوریٰ ع۴) یعنی مومنوں کا کام یہ ہے، کہ وہ خدا کی پوری فرمانبرداری کریں، اور اس کی عبادت پر قایم رہیں، اور حکومت کے امور باہم مشورہ سے طے کیا کریں۔

(۲) یہی نہیں، بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ (آل عمران ع۱۷)

یعنی اے نبی! حکومت کے معاملات میں لوگوں سے مشورہ لے لیا کرو۔ مگر مشورہ کے بعد جب تم کوئی رائے قائم کر لو، پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔

قرآنی محاورہ کے مطابق یہ آیت صرف آپؐ کے لئے نہیں، بلکہ تمام اسلامی خلفاء اور متبعین کے لئے ہے۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلام سے استثنائی حالات میں امیر کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کثرت رائے کے رد کر دینے کا بھی اختیار ہے۔

(۳) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں :۔

لَا خِلَافَۃَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَۃِ

(ازالۃ الخفا من خلافۃ الخلفاء بحوالہ خاتم النبیین حصہ دوم ص۵۲)

یعنی کوئی اسلامی حکومت مشورہ کے انتظام کے بغیر جائز تسلیم نہیں کی جا سکتی۔

خلیفہ کس کے سامنے ذمہ وار ہے

مگر جب خلیفہ لوگ انتخاب کر لیتے ہیں۔ اور اپنی رائے بھی دے لیتے ہیں۔ پھر فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ کے ماتحت وہ اس مشورہ پر عمل کے لحاظ سے خدا کے حضور ذمہ وار ٹھیرتا ہے نہ کہ لوگوں کے سامنے۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے باوجود جلیل القدر صحابہؓ کے مخالف مشورہ کے لشکر اسامہؓ کو شام کیطرف بھجوا کر خلافتِ راشدہ کے بالکل ابتدائی زمانہ میں اس کا بہترین نمونہ قائم کیا ہے۔

خلیفہ کی اطاعت

اسلامی احکام سے یہ بھی واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ مومنوں کے گروہ کے لئے خلیفہ کی اطاعت ضروری ہے۔ اور اس کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔

(۱) خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (سورۃ نساء ع)

خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور ان کی جو تم میں صاحبِ حکومت ہوں۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ و من عصانی فقد عصی اللّٰہ و من یطع الامیری فقد اطاعنی و من یعص الامیری فقد عصانی۔ (مشکوۃ باب الامارۃ)

جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے۔ اس نے میری اطاعت کی۔ اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس نے میری نافرمانی کی۔

(۳) ایک اور حدیث میں ہے:۔

علیك السمع والطاعة فی عسرك ویسرك وکرهك و عسرة علیك (مسلم)

تجھ پر فرض ہے۔ کہ تو امیر کے حکم پر کان دھرے۔ اور اس کی فرمانبرداری کرے۔ خواہ تو تنگی کی حالت میں ہو یا فراخی کی حالت میں۔ وہ حکم تجھے ناپسند ہو یا تجھ پر بوجھل ہو۔

(۴) خلیفہ کی اطاعت پر اسلام اس حد تک زور دیتا ہے۔ کہ اگر بادی النظر میں اسکے احکام سے کسی کے جائز حقوق سلب بھی ہوتے نظر آتے ہوں، تو بھی کامل اطاعت واجب ہے چنانچہ ایک شخص کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھنے پر کہ اگر امیر ہمارے حقوق چھینے تو ہم پر اس کی اطاعت واجب ہے یا نہیں؟ حضور نے فرمایا:۔

اسمعوا و اطیعوا فانما علیهم ما حملوا وعلیکم ما حملتم

تم ان کی باتوں کو سنو! اور قبول کرو۔ وہ اپنے کاموں کے ذمہ وار ہیں اور تم اپنے کاموں کے۔

نافرمانِ خلافت کے متعلق اسلامی نظریہ

(۱) قرآن کریم آیت استخلاف میں منکر احکامِ خلافت کے متعلق

فاسق

کا فتویٰ دیتا ہے۔

(۲) حدیث میں ہے:۔

من خرج عن الطّاعة وفارق الجماعة فمات میتة الجاهلیّة

جو شخص امیر کی اطاعت سے خروج کرتا ہے، اور جماعت کے اتحاد سے الگ ہوتا ہے، وہ اگر اسی حالت میں مرجائے، تو اس کی موت غیر اسلامی موت ہوگی۔ (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

(۳) اسی طرح فرمایا:۔

من خلع یدًا من طاعة لقی الله یوم القیٰمة ولا حجّة لهٗ ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة الجاهلیّة (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس حدیث میں بھی طاعت سے نکلنے والے کی موت کو جاہلیت کی موت قرار دیا گیا ہے۔

منکرِ احکامِ خلافت کے متعلق عملی حکم

اسلام نے خلافت کی سرکشی کرنیوالے کے متعلق محض لفظی فتویٰ نہیں دیا، بلکہ اسلئے کہ اُس کی سرکشی بہت بڑے فتنے کا موجب ہو سکتی ہے، عملی کارروائی کا بھی حکم دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

(۱) من اطاعکم و امرکم جمیع علیٰ رجل واحد یرید ان یّشق عصاکم ویفرق جماعتکم فاقتلوہُ

اگر کوئی شخص تمہارے پاس آئے۔ اس حال میں کہ تم ایک امیر کے ماتحت اکٹھے ہو۔ اور وہ چاہے، کہ تمہارے عصاء کو پھاڑ دے، اور تمہاری جماعت میں تفرقہ ڈالدے۔ تو ایسے آدمی کا مکمل مقاطعہ کردو۔

اسلامی آزادی اور نظام

اسلامی نظامِ خلافت رعایا اور عامۃ الناس کے لئے جہاں ایک طرف آزادی بھی دیتا ہے، تو دوسری طرف پابند بھی بناتا ہے۔

اسلام ایک طرف آزادی دیتا ہے، کہ وہ :-

(۱) اپنے حاکم کا خود انتخاب کریں۔

(۲) حاکم کو مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ اُن سے مشورہ لے۔

تو دوسری طرف رعایا کو پابند بناتا ہے، کہ وہ :-

(۱) منتخب کردہ خلیفہ کو تاعمر ہٹا نہیں سکتے۔

(۲) اس کے تمام احکام کی کامل اطاعت کریں۔ تاکہ محض انفرادی نقصان کے خیال سے ایسی تفرقہ اندازی پیدا نہ ہو۔ جو قومی شیرازہ بندی کو منتشر کرنیوالی ہو۔

رعایا کا فرض ہے۔ کہ وہ حکومت کی خیر خواہ ہو۔ اس سے تعاون کرے۔

اسلام حاکم کو فوقیت دیتا ہے۔ اس کے قومی فرائض کے اعتبار سے۔ مگر اس کو عام لوگوں کے مساوی رکھتا ہے، ذاتی معاملات کے لحاظ سے۔ حتّٰی کہ اگر ذاتی معاملہ میں خلیفہ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی ادنیٰ سے ادنےٰ شخص سے بھی جھگڑا ہو جائے، تو اسلام خلیفہ کو مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے مالی معاملہ کے اختلاف میں عدالت کے سامنے پیش ہو۔

پس اسلامی نظام خلافت ہر رنگ میں کامل اور معیاری ہونے کے لحاظ سے اور صحیح طریق حکومت نیابتی کے قیام کے لحاظ سے۔ پھر پبلک کے مفاد کے حقیقی قیام کے لحاظ سے، اور سب سے بڑھ کر لوگوں کی مذہبی، قومی، اخلاقی اور روحانی، تمام حالتوں پر حاوی ہونیکے لحاظ سے تمام دوسرے حکومت کے طریقوں پر فائق ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زرتشتی مذہب

(از حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب)

فہرست مضامین

۱۔ ابتدائے مذہب
۲۔ زمانہ پیدائش زردشت و وفات
۳۔ لفظ زردشت
۴۔ لفظ پارسی و قوم پارسیاں
۵۔ ہندوؤں کا اثر پارسیوں پر
۶۔ مذاہب میں اتحاد و اختلاف
۷۔ عیسائی مناظروں کی غلطی
۸۔ زرتشتی مذہب اور اسلام
۹۔ اسلام اور پارسی مذہب میں فرق
۱۰۔ زرتشتی مذہب اور احمدیت
۱۱۔ زیند۔ آویستا
۱۲۔ زرتشتی لٹریچر
۱۳۔ تیوہار

۱۔ ابتدائے مذہب

ایران کا پیغمبر زرتشت حضرت مسیح ناصری کے زمانہ سے بہت پہلے ایک شریف خاندان سے پیدا ہوا۔ اور اس نے ایرانیوں کی اصلاح کے واسطے ایک قومی مذہب وحی الہٰی کے ماتحت قائم کیا۔ جو رفتہ رفتہ بہت مقبول ہو کر سارے ملک میں پھیل گیا۔ اور ساسانی بادشاہوں کے زمانہ میں ملک ایران کا شاہی مذہب ہو گیا۔ اس مذہب کے عقائد میں خدا تعالیٰ کی توحید پر پورا زور دیا گیا ہے۔ اور اس امر پر بہت وضاحت کی گئی ہے۔ کہ دنیا میں دو بڑی طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ ایک نیکی کی طاقت اور دوسری بدی کی طاقت۔ انسان کو چاہئے۔ کہ نیکی کی امداد کرے اور بدی کو مٹائے۔ ان دو طاقتوں کے نام زرتشتی مذہب میں ہرمزد (Hormazd) اور اہرمن (Ahrman) رکھا گیا ہے۔

۲۔ زمانہ پیدائش زرتشت اور وفات

زرتشت کی پیدائش کا زمانہ بعض پارسیوں کے نزدیک ۵۰۰۰ پانچہزار سال قبل مسیح تھا۔ یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تو فلسفہ یورپ کے زیرِ اثر تعلیمیافتہ طبقہ کی حالت ہے۔ اب رہے عام جہلا اور انکے علماء جو وہ بھی جہلِ مرکب کا شکار ہیں۔ وہ اس بات کہ احادیث تو صحیح ہیں، اگر مانینگے تب جب انکا ظہور الفاظ کے ظاہری معنوں کی صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔ یعنے عیسےٰ علیہ السلام کو تب مانینگے جب آسمان سے اُترتا دیکھ لینگے۔ اور دجال اسکو مانینگے جو ایسے گدھے پر سوار ہو جسکے ہر دو کانوں میں ستر باع کا فاصلہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ اور بہشت اور دوزخ اسکے ساتھ ساتھ چلیں۔ ایسا ہی اُن اُونٹ جیسے لمبی گردن والے طائروں کی پرواز اور اُن سے آگ برسنا اور انسانوں کا کودنا۔ انکو کون سمجھاوے کہ ان کشفی نظاروں کے دیکھنے والے وہ سراپا صدق اور راستباز ہستیاں ہوتی ہیں کہ جو نظارہ انکو نظر آتا ہے، اس سے جو کیفیت انکے دل و دماغ پر پیدا ہوتی ہے اسکو بلاکم و کاست بہترین الفاظ میں بلحاظ تشابہ ظاہری بیان کر دیتے ہیں۔ مگر انکی حقیقت اسوقت منکشف ہوتی ہے جب وہی نظارہ اپنے تعبیری رنگ میں ظاہر ہو کر ایک عظیم الشان پیشگوئی کے پورا پورا مصداق اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتا ہے۔ مثلاً کشف میں جب اُونٹ اُونٹ جتنی گردنوں والے طائر نظر آویں، تو اس زمانہ میں کہ جب نہ سٹیم گیس ایجاد ہوئی ہو، اور نہ پٹرول پیدا ہوا ہو، نہ برقی قوت کے استعمال سے کوئی واقف ہو، اُسوقت کسی چیز کا پرواز کرنا تو درکنار بلکہ محض حرکت کرنا خلافِ عقل اور ناممکن خیال کیا جاتا ہو، اُسوقت ایک بڑے طیر سے مشابہ چیز جو سما میں پرواز کناں نظر آوے اُس کو برعایت تشابہ ظاہری ایک طائر نام سے نامزد کر کے اسکے مفہوم کو الفاظ ظاہر سے ادا نہ کیا جاوے تو اسکے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ مگر الٰہی تصرف دیکھیئے۔ کہ اسوقت کہ علم سائنس انتہائے کمال کو پہنچ چکا ہے۔ اس وقت بھی وہ لوگ جو ان آلاتِ بیجان کو اپنے ہاتھوں سے بناتے اور برقی قوت سے ان میں طاقتِ پرواز پیدا کرتے ہیں، وہ بھی باوجود اسکے اندرونی حالات سے ماہر ہونیکے اس کا نام بلحاظ تشابہ ظاہری طیارہ کے سوا نہیں رکھ سکے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

ہزاروں ہزار درود ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات اور حضورؐ کے جرنیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کہ جنکے طفیل ان روحانی امور کا انکشاف ہو کر ایسی محیر العقول اور عظیم الشان پیشگوئیوں کا ظہور لفظ بلفظ پورا ہو کر ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ اس اطمینانِ قلب کا مقابلہ وہ لوگ جو ایک منکرانہ رنگ رکھتے ہیں، کیا کر سکتے ہیں۔ یہاں حدیثوں سے انکار ہے، نہ اُن کے مفہوم سے اسلئے جسقدر شکر کیا جاوے، کم ہے۔ شعر

ہاتھ نکلے اپنے دونوں کام کے + دل کو تھاما انکا دامن تھام کے

(خاکسار محمد کرم الٰہی پٹیالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے بھی قبل۔ مگر تحقیق نے اس میں بہت اختلاف کیا ہے۔ اور بعض کے نزدیک آٹھ سو سال قبل مسیح تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ زرتشت شہر بختر میں قتل کیا گیا تھا۔

۳۔ لفظ زردشت

لفظ زردشت کے معنی ہیں، پرانے اونٹوں کا مالک۔ اس پیغمبر کی تعلیم میں خدا تعالےٰ کی توحید پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اور عملی طور پر دل کی پاکیزگی سکھائی گئی ہے۔ مگر جیسا کہ اکثر مذاہب کا حال ہوتا ہے۔ پیغمبر کے زمانہ کی چند صدیوں بعد اس مذہب کے ملاؤں نے خدا کی عبادت کو چھوڑ کر آگ اور دوسری چیزوں کی عبادت شروع کر دی۔ چونکہ خدا تعالےٰ ایک نور ہے۔ اور اس نور کی بڑی مثال اس جہان میں سورج ہے۔ اس واسطے پارسی لوگوں میں رفتہ رفتہ سورج اور سورج سے پیدا شدہ آگ کی پرستش شروع ہوگئی۔ اسی وجہ سے اب پارسیوں کی عبادتگاہ کو آتشکدہ کہا جاتا ہے۔ اور ہندوستان میں اُسے اگیاری بھی کہتے ہیں۔

۴۔ لفظ پارسی اور قوم پارسیاں

اس مذہب کے لوگوں کو اسکے بانی کے نام پر زردشتی کہا جاتا ہے لیکن زمانہ حال کے زردشتی جو زیادہ تر ہندوستان میں پائے جاتے ہیں اور جنکی تعداد اسوقت ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہے، وہ سب پارسی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ابتداءً ملک ایران کے اس حصہ میں تھے جو پارس یا فارس کہلاتا تھا۔

یہ پارسی اپنی فیاضی اور علمی لیاقتوں کے سبب مشہور ہیں۔ اور گورنمنٹ برطانیہ انہیں ہندوستان میں انگریزوں کے برابر حقوق دیتی ہے۔ ہندوستان کے پارسی اُن ایرانیوں کی اولاد ہیں۔ جو ۷۲۰ عیسوی میں ایران سے ہجرت کر کے ہندوستان چلے آئے۔ اور گجرات (کاٹھیاواڑ) کے علاقہ میں آباد ہوئے۔ گجرات کے راجہ نے انہیں اس شرط پر اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دی۔ کہ وہ گائے ذبح نہ کریں اور گجراتی زبان اپنے گھروں میں رایج کریں۔ غالباً راجہ نے یہ شرط اس واسطے لگائی ہوگی۔ کہ وہ اگر غیر زبان بولیں گے۔ تو ممکن ہے کہ کسی وقت راجہ کے خلاف سازش کریں۔ تو حکومت کو اس کے معلوم کرنے میں دقت ہوگی۔

زردشتی لوگ اب قریباً سب ہندوستان میں ہیں۔ ایران میں بہت کم۔ یزد۔ طہران اور کرمان میں پائے جاتے ہیں۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے۔ کہ پارسیوں کو مسلمانوں نے ایران سے نکالا تھا۔ مگر یہ بالکل جھوٹ ہے۔ مسلمانوں کیطرف سے پارسیوں کو پوری آزادی تھی۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ ایک پارسی مصنف و محقق نے جو بمبئی میں مقیم ہے، اِس مضمون پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اور تاریخی طور پر ثابت کیا ہے، کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ مسلمانوں نے پارسیوں پر کوئی جبر کیا۔

۵۔ ہندوؤں کا اثر پارسیوں پر

ہندوستان کے پارسیوں پر ایک لمبا عرصہ ہندو راجاؤں کے ماتحت اور ہندوؤں کے درمیان سکونت اختیار کرنے کے سبب بعض ہندو رسم و رواج کا بھی اثر ہو گیا مثلاً بچہ کی پیدائش کے وقت جنم پتری بنائی جاتی ہے۔ زنار پہنایا جاتا ہے۔ بعض پارسی بتوں کی پرستش بھی کرتے ہیں۔ بچہ کو زمین پر پیدا کیا جاتا ہے۔ برہمنوں کی طرح ان کے ہاں مُلّاں وہی ہوتا ہے جو مُلّاں کے گھر میں پیدا ہو۔

۶۔ مذاہب میں اتحاد و اختلاف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ جن پیشوایانِ مذاہب کو لوگ کثرت سے مانتے ہیں۔ سمجھنا چاہیئے، کہ وہ راستباز ہیں۔ کیونکہ ایسی مقبولیت نصرتِ الٰہی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اِس معیار سے دُنیا کے اکثر مذاہب کے بانی سچے اور منجانب اللہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور ضروری ہے۔ کہ اصولی باتوں میں وہ سب ایک دوسرے سے ملتے ہوں اور اُن میں جو اختلاف ہو، وہ یا تو وقتی اور ملکی ضرورتوں کے سبب ہو، یا اُس مذہب کے بعد کے پیشواؤں کی بے جا مداخلتِ دینی کے سبب ہو۔ چونکہ تمام سچے مذاہب کی بُنیاد وحی و ہدایتِ اللہ پر ہوتی ہے، اس واسطے ضروری ہے، کہ وہ آپس میں ملتے ہوں۔

۷۔ عیسائی مناظروں کی غلطی

استاذی المکرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بائیبل اور قرآن کا جب مقابلہ کیا جائے، تو ضرور ہے، کہ بعض باتیں ایسی ہوں گی، جو ہر دو کتابوں میں ملتی جلتی ہوں۔ اور بعض ایسی ہوں گی، جو قرآن شریف میں ہیں مگر بائیبل میں نہیں۔ عیسائی مناظروں نے یہ طریق اختیار کیا ہے، کہ جو بات قرآن شریف کی بائیبل سے ملتی ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے متعلق تو کہدیتے ہیں، کہ یہ تو محمدؐ صاحبؐ نے بائیبل سے لے لی۔ اور جو بات قرآن شریف میں ہو، اور بائیبل میں نہ ہو، اس کے متعلق کہہ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ بات بائیبل میں نہیں، اس واسطے ماننے کے لائق نہیں۔ حالانکہ صحیح بات یہ ہے۔ کہ ہر دو کتب کے الہامی ہونے کے سبب یہ ضروری ہے، کہ بعض باتیں دونوں میں ایک ہوں۔ اور چونکہ قرآن شریف بعد کی وحی ہے، اس واسطے ہوسکتا ہے، کہ بعض امور جو پہلے وقتوں اور لوگوں کے واسطے موزوں نہ تھے اب موجودہ زمانہ کی ضروریات اور تقاضا کے مطابق وہ آخری کتاب میں درج کئے گئے۔

۸۔ زرتشتی مذہب اور اسلام

زرتشتی مذہب میں بہت سی باتیں ہیں، جو اسلام کے ساتھ بالکل ملتی ہیں مثلاً خالص[۱] توحید جس میں ذرا بھر بھی غیر اللہ کی پرستش کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ دل کی پاکیزگی[۲] اور تقویٰ کی سخت تاکید، صدقہ[۳] و خیرات کرنا۔ روزانہ[۴] پانچ نمازیں پڑھنا۔ حشر[۵] اجساد پر ایمان۔ جنت[۶] و جہنم پر ایمان۔ رہبانیت[۷] کی ممانعت۔ سب مرد شادی کرتے ہیں۔ خواہ وہ مذہبی کاموں میں مصروف ہوں یا دنیوی کاموں میں۔ زندگی[۸] بعد الموت پر ایمان۔ پل صراط[۹]۔ روح[۱۰] کا غیر فانی ہونا

۹۔ اسلام اور پارسی مذہب میں فرق

بڑا فرق ہر دو مذاہب میں یہ ہے۔ کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور زرتشتی ایک قومی مذہب تھا۔ اس مذہب کے لوگوں نے کبھی یہ کوشش نہ کی۔ کہ اور قوموں کو بھی پارسی بنائیں۔

دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ زرتشتی مذہب کے مرد ہمیشہ اس امر کے پابند رہے ہیں۔ کہ ایک وقت میں ایک ہی بیوی ہو۔

تیسرا فرق یہ ہے، کہ زرتشتی مسلمانوں کی طرح اپنے مُردوں کو دفن نہیں کرتے۔ بلکہ لاشیں کسی بلند مینار پر رکھ کر چیلوں اور گدھوں کو کھلاتے ہیں۔

چوتھا فرق یہ ہے۔ کہ پارسیوں میں شراب حرام نہیں اور وہ آزادی سے اسے پیتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰۔ زرتشتی مذہب اور احمدیت

سنہ ۱۹۱۴ء میں جبکہ حضرت خلیفہ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت تبلیغ کے واسطے میں کلکتہ گیا ہوا تھا، تو ایک دن میں وہاں کے پارسیوں کی عبادتگاہ کی طرف گیا۔ جس کو عام طور پر آتشکدۂ پارسیاں کہا جاتا ہے۔ اس کے اندر جہاں آگ جلتی ہے، اور پارسی لوگ عبادت کرتے ہیں، وہاں غیر مذہب کے لوگوں کو اندر جانے نہیں دیتے۔ میرے اطلاع کرانے پر پارسیوں کا ایک مُلّا مجھے ملنے کے واسطے باہر آگیا۔ اثنائے گفتگو میں میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کے یہاں اس امر کا انتظار ہے۔ کہ آخری زمانہ میں پھر کوئی ایک نبی پیدا ہوگا۔ جو سب کی اصلاح کریگا۔ اس نے جواب دیا، کہ ہاں ہم اس امر کے منتظر ہیں، اور اس کے ظہور کی جو صدی مقرر ہے۔ وہ یہی صدی ہے۔ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ میں نے اسکو کہا، کہ وہ نبی تو آگیا۔ اس کا نام احمدؐ ہے، اور قادیان میں پیدا ہوا، جو پنجاب میں ہے۔ اس نے کہا، کہ ہماری کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ پارسی ہونا چاہیئے۔ میں نے جوابدیا کہ آپ کی کتابوں کی پیشگوئی درست ہے۔ جس احمدؐ کا میں ذکر کرتا ہوں وہ پارسی الاصل ہے۔ اس پر اس کو بہت تعجب ہوا، اور بہت حیران ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام ادیان کی اصلاح کے واسطے مبعوث ہوئے۔ اور پارسی مذہب بھی ان میں شامل ہے۔ اور آپؑ کا فارسی الاصل ہونا پارسیوں کے ساتھ ایک خاص تعلق ظاہر کرتا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں، کہ ایک وقت آئے گا، کہ پارسی لوگ نہایت کثرت کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پارسی مذہب کے مطابق آخری زمانہ میں جو نبی پیدا ہونے والا ہے۔ اُس کا نام Sayshant سائی شانت بتلایا گیا ہے، جس کے معنے ہیں، نجات دہندہ

Zend Avesta

۱۱۔ زیند۔ آوستا۔

پارسی زبان کی مقدس کتاب کا نام زیند۔ آویستا ہے۔ اس لفظ کے معنے میں تشریح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعت، اِس کتاب میں قانون، نصائح، دُعائیں اور نظمیں، سب درج ہیں۔ ابتداءً یہ کتاب زند زبان میں تھی۔ تیسری صدی میں اس کا ترجمہ پہلوی زبان میں ہوا۔ اور بعد میں فارسی زبان میں، اور اب انگریزی زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہوگیا ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ موجودہ صورت میں یہ کتاب مکمل نہیں، سکندر نے جب ایران پر حملہ کیا، اس وقت اس کا بہت سا حصہ گُم ہوگیا تھا۔ اور بعض حصے بعد کے انقلابی زمانوں میں گُم ہوگئے۔

دراصل سوائے قرآن شریف کے کوئی کتاب مقدس اپنی اصلی حالت پر دُنیا میں قائم نہیں رہی۔ کیونکہ اُن کتابوں کے اب رائج الوقت نہ ہونے کے سبب حفاظت الٰہی ان کے ساتھ نہیں رہی۔ اور قرآن شریف چونکہ شریعت کی آخری کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نصرت اس کے شامل حال چلی آتی ہے۔

زند آویستا بائیبل کی طرح کئی سو سالوں میں مختلف قومی بزرگوں نے لکھی لیکن اس کا وہ حصہ جو زرتشت پیغمبر نے لکھا یا لکھایا، وہ (Gatha) گاتھا کہلاتا ہے۔ اور نظم میں ہے۔

۱۲۔ دیگر زرتشتی لٹریچر

اس مذہب کی سب سے پہلی اور بڑی کتاب زند آویستا[۱] ہے۔ اس کے بعد وندی داد[۲] مشہور کتاب نصائح کی ہے۔ کتاب[۳] زرتشت نامہ۔ اور شاہنامہ[۴] فردوسی سے اِس مذہب کے لوگوں کے بہت سے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ سلسلہ مقدس[۵] کتب مشرقیہ میں پارسی کتب کا انگریزی ترجمہ ہے۔

۱۳۔ تیوہار

پارسیوں کے مشہور تیہوار مفصلۂ ذیل ہیں:۔

۱۔ موسم سرما کے وسط میں ایک چھ دن کا تیہوار پیدائشِ مخلوق کے چھ[۶] دنوں کی یادگار میں منایا جاتا ہے۔

۲۔ نئی زراعت کے وقت اکیس[۲۱] مارچ کے قریب ایک تیہوار منایا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۔ اپریل کے وسط میں نئے پھولوں اور پودوں کے اُگنے کی یادگار میں ایک عید منائی جاتی ہے۔
۴۔ چھٹے مہینے کے چوتھے دن شہروار کی عزت میں ایک تیہوار منایا جاتا ہے۔ جس کو پہاڑوں کا دیوتا مانا گیا ہے۔
۵۔ ساتویں مہینہ کی سولہ تاریخ کو سورج کے دیوتا کی عزت میں ایک تیہوار منایا جاتا ہے۔
۶۔ آٹھویں مہینہ کی دس تاریخ کو وفات شدہ لوگوں کی یادگار میں ایک تیہوار منایا جاتا ہے جس میں مُردوں کے حق میں دُعائیں کیجاتی ہیں۔
۷۔ نوروز کے دن خاص خوشی کی عید منائی جاتی ہے۔ جس کے واسطے غسل اور نئے کپڑے ضروری سمجھے جاتے ہیں*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ اسلامیہ کی شان

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

جب جماعت احمدیہ میں خلافتِ ثانیہ کا قیام ہوا۔ تو بعض افراد نے اسے تسلیم کرنے سے اس بناء پر انکار کیا، کہ خلیفۂ وقت جو اپنے حقوق و اختیارات بتاتا ہے، وہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ خلیفۂ جماعت صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ہے۔ اس کے مشورے اور رائے کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ ان کو بتایا گیا، کہ اسلام میں خلیفہ کثرت رائے کا احترام کرتا ہے۔ مگر مجلس شوریٰ کے مشورے کے بعد جس فیصلہ پر خدا تعالےٰ اسے قایم کرے، اسی کے نفاذ کا اُسے حق حاصل ہے۔ کیونکہ ذمہ وار وہی ہے۔ اور خلیفہ چونکہ خدا تعالیٰ بناتا ہے، حسب آیت لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ اور وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ (دِيْنَهُمْ اور ارْتَضٰى لَهُمْ پر خاص غور کیا جائے) اسلئے یہ یقینی بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالیگا، جس کے نتیجہ میں جماعت کی تباہی ہو۔ یہ حقیقت متعدد مضامین سے منکشف و مصرح کر دی گئی تھی۔ مگر افسوس! ان غیر مبایعین نے اسے وقعت نہ دی، اور جمہوریت و انجمن کی برتری و ہیئتِ حاکمہ ہونے پر اصرار کرتے رہے۔

حال میں ایک مضمون معارف مشہور و معروف علمی ماہوار رسالے میں چھپا ہے۔ جس کا کچھ حصہ نقل کیا جاتا ہے، تاکہ ان لوگوں پر جو باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع و پیرو ہونیکے غیر احمدیوں کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے، حجتِ ملزمہ قایم ہو۔

"درحقیقت اسلامی خلافت کے لئے جمہوریت کی اصطلاح جدید خیالات کی پیداوار ہے۔ ایک زمانہ میں جب کہ مغرب کی جمہوریت کا بڑا شور تھا، دورِ جدید کے خود ساختہ مجتہدین، لیکن مغرب کے مقلدین نے اسلامی خلافت کی تعبیر جمہوریت سے شروع کر دی۔ ورنہ درحقیقت اس کو موجودہ جمہوریت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفہوم سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ جس طرح ملوکیت اور وراثت نہیں، اسی طرح اس کو جمہوریت سے تعبیر کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔ اسلام نے ان سب سے الگ، اپنا مستقل نظام پیش کیا تھا، جو مختلف حیثیتوں سے اُن سے مختلف ہے۔

اس زمانہ میں بھی جب کہ مغرب کی جمہوریت کا بڑا شور ہے، ان ملکوں میں اس کی کوئی متعین، مخصوص اور واضح شکل موجود نہیں ہے۔ اور مختلف ملکوں میں اس کی شکلیں اور نوعیتیں مختلف ہیں۔ جمہوریت کی تعریف یہ ہے، کہ وہ نظامِ حکومت جس میں بادشاہ نہ ہو، اور ملک کا انتظام موقتی قومی نائبوں کے سپرد ہو۔ (مبادیات سیاست پروفیسر ہارون خان شروانی صہ ۳۴۷) اس اعتبار سے تو فرانس، سوئزرلینڈ، امریکہ اور ٹرکی اور بعض دوسرے ملکوں کی حکومتیں جمہوری ہیں۔ بلکہ جرمنی کی آمریت بھی جمہوریت ہے لیکن ان سب کی نوعیتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور ان کا طریقہ انتخاب، مدتِ صدارت اور اختیارات کے حدود جدا جدا ہیں۔ امریکہ میں صدارت کے انتخاب کے لئے پورے مُلک کی رائے ضروری ہے۔ بعض ملکوں میں اس کا اختیار کسی خاص جماعت کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ فرانس میں صدارت کی مدت زیادہ سے زیادہ سات برس ہے، اور ایک شخص عمر بھر میں ایک ہی مرتبہ صدر منتخب ہو سکتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں صرف ایک سال کے لئے انتخاب ہوتا ہے۔ مصطفےٰ کمال ساری عمر صدر رہے۔ اختیارات کے اعتبار سے فرانس کا صدر کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ اور وہ وزارت کے سامنے بالکل بے اختیار ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امریکہ کا صدر مختار کل ہوتا ہے۔ اسے اپنی مجلس پر پورا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ عاملانہ امور میں وہ کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتا، اور قانون سازی تک میں اثر انداز ہوتا ہے۔ جرمنی کا صدر آمر مطلق ہے۔ اس کو مقننہ، عاملانہ اور عادلانہ، تمام اختیارات حاصل ہیں[1]۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے، کہ بادشاہت کے علاوہ باقی اور امور میں

[1] مبادیات سیاست پروفیسر ہارون خان شروانی،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی تمام جمہوریتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اسلامی نظامِ حکومت اور خلیفہ کی حیثیت ان سب سے مختلف ہے۔ اس کا انتخاب "موقتی" نہیں، بلکہ عموماً ساری عمر کے لئے ہوتا ہے۔

خلیفہ صرف قانونِ شریعت کے سامنے جوابدہ ہے، یعنی اس کی مخالفت کی صورت میں قوم اس سے جواب طلب کر سکتی ہے، اور اسے معزول کر سکتی ہے، لیکن شریعت کے دائرہ کے اندر وہ بڑی حد تک آزاد ہے۔ اور اُس کے لئے ہر معاملہ میں مجلسِ شوریٰ کے ارکان سے مشورہ لینا یا اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ اسلام میں اگر ایک طرف آزادی کی یہ مثال موجود ہے کہ ایک معمولی سے معمولی انسان خلیفہ کو علانیہ ٹوک دیتا تھا، تو اس کی بھی مثالیں مل جائیں گی، کہ اگر خلیفہ کسی کام کو اپنی بصیرت سے اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید سمجھتا ہے، تو اس میں وہ اصحابِ شوریٰ کی رائے کا پابند نہیں، آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد جب بعض مسلمان قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، اور حضرت ابوبکرؓ نے ان پر فوج کشی کا ارادہ کیا؛ تو حضرت عمرؓ جیسے متشدد بزرگ اور اور دوسرے صحابہؓ نے اختلاف کیا، اور کہا، کہ جو جماعت توحید اور رسالت کا اقرار کرتی ہے، اور صرف زکوٰۃ دینے سے منکر ہے۔ اس پر آپ تلوار کس طرح اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے اپنی بصیرت سے یہ اندازہ کر لیا، کہ اگر آج اسلام کے ایک رُکن کو چھوڑنے پر سختی نہ کی گئی تو کل کو دوسرے ارکان کو چھوڑنے کی جرأت پیدا ہو جائیگی۔ اسلئے آپؓ نے ان صحابہؓ کی مخالفت کے باوجود فوج کشی کر کے بزورِ شمشیر زکوٰۃ وصول کی؛ اسی طریقہ سے عراق کی فتح کے بعد تمام مجاہدین صحابہؓ کی رائے تھی، کہ مفتوحہ علاقوں کو مجاہدین میں تقسیم کر دیا جائے، لیکن حضرت عمرؓ کی نگاہ اس نکتہ پر تھی، کہ یہ علاقے تمام مسلمانوں کا حق ہیں، مجاہدین میں تقسیم کر دینے سے مسلمانوں میں جاگیرداری نظام رائج ہو جائے گا، اور ان علاقوں سے مجاہدین کی اولادوں کے علاوہ عام مسلمانوں کو فائدہ نہ پہنچ سکیگا۔ اس لئے آپنے انہیں حکومت کی مِلک قرار دیا، اور ان پر خراج مقرر کر کے ان کو ان کے اصلی مالکوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبضہ میں رہنے دیا۔ بعد میں صحابہؓ کو بھی ان دونوں بزرگوں کی اصابت رائے کا اعتراف کرنا پڑا۔ اس لئے عدم توریث کے علاوہ اور سب حیثیتوں سے اسلامی خلافت موجودہ جمہوریت سے مختلف ہے۔ البتہ اسکے محاسن کی جامع ہے۔ اس لئے آئندہ اس قسم کی اصطلاحوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کہ ان سے اسلامی سیاسیات کی حقیقت پر پردہ پڑجانے کا اندلیشہ ہے"۔

امید ہے، یہ اقتباس ان کی آنکھیں کھول دے گا، اور ان پر ثابت ہوگا کہ حق وہی ہے، جس پر جماعت احمدیہ قادیان، مرکز قائم ہے۔

اخیر میں یہ لکھ دینا بھی ضروری ہے، کہ مضمون نویس "معارف" کی بعض آرائسے ہمیں اختلاف ہے، جس پر تبصرہ کسی دوسری اشاعت میں عندالضرورت کیا جاسکے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھوک کا عذاب اور اسکا روحانی علاج

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

بنگال میں اسوقت جو حالت درپیش ہے۔ اس سے ہر انسانی دل ریش ہے۔ ایک ایک مہینے میں آٹھ آٹھ ہزار اور بقولے پچاس ہزار انسانوں کا بھوک سے بے تاب ہوکر بحالت غربت مرجانا، اور بے گور وکفن عرصے تک پڑے رہنا کچھ کم عبرتناک نہیں۔ اس سے پہلے قحط کیوجہ قلت باراں ہی بتائی جاتی تھی لیکن اب کے جن حالات میں بھوک مستولی ومسلط ہوئی ہے، وہ حیرت انگیز ہے۔ بارش برموقعہ ہوتی رہی، پھر پچھلے زمانے میں نقل وحمل کے ذرائع نہیں تھے۔ بلکہ رسل و رسائل کے اسباب کی کمیابی، کہ ایک علاقے وملک کو دوسرے علاقے وملک کے حالات کی اطلاع بھی نہیں ہوتی تھی۔ مگر موجودہ زمانے میں تو ایک لمحے کے اندر تمام روئے زمین پر بذریعہ تار، ٹیلیفون، ریڈیو خبر پہنچ جاتی ہے۔ اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک اجناس پہنچانیکے ایسے ایسے ذرائع حاصل ہیں، جن کی قرآن کریم کی آیت وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ میں خبر دی گئی تھی۔ مگر جنگ کیوجہ سے (جو وہ بھی ایک عالمگیر عذاب کیصورت میں مشرق ومغرب پر حاوی ہوکر ہمیں سورۃ الرحمٰن کی یہ آیات یاد دلا رہی ہے:۔ (۱) يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ (۲)، فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ اور سورۃ الفیل کی مندرجہ پیشگوئی کا ظہور ہمیں آنکھوں کے روبرو دکھا رہی ہے۔ (۳)، وَ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ کیونکہ آسمان پر طیاروں کے جھنڈ کے جھنڈ بم گرا گرا کر كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ اور آبادیوں کو صَعِيْدًا جُرُزًا ۝ بنا رہے ہیں)

ان ذرائع حمل ونقل سے بھی کما ینبغی کام نہیں لیا جاسکتا۔ لامحالہ ہر غور وفکر سے کام لینے والے کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ جوع یہ مسکنت یہ تباہی و ذلت ایک عذاب ہے۔ جو انسانی اختیار سے باہر ہے۔ پس عذاب الٰہی سے رستگاری بھی اسی طریق سے ہوسکتی ہے، جو کلام الٰہی میں بیان کیا گیا ہو۔ اس کے لئے جب ہم خدا تعالیٰ کی آخری کتاب میں نظر کرتے ہیں، تو اس میں مندرجہ ذیل آیات پاتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سروری

یعنی جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولینا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو اردو میں چھپتی رہی ہے، اور جسمیں حضرت خلیفة المسیح اول کی تفسیر بھی بیان ہوئی ہے۔ اسکی گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارہ تک کی ہے۔ مگر درحقیقت اسمیں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے، اسکے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اسکے کل دو ہزار صفحے ہیں پہلے اسکی قیمت پندرہ روپیہ تھی، مگر اب بعض فوری ضروریات کی وجہ سے اسکی رعایتی قیمت صرف ۶ روپے رکھی گئی ہے۔ آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینجر رسالہ ریویو (اردو) ارسال فرما کر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرالیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیگا۔ مجلّد کی قیمت سات روپے آٹھ آنے ہے۔

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ ریویو اردو قادیان

تشحیذ الاذہان کے پرانے فائل

رسالہ تشحیذ الاذہان سلسلہ کا وہ قابل فخر رسالہ ہے، جو خاص حضرت خلیفة المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مبارک ادارت میں شایع ہوتا رہا ہے۔ اس سے احباب اندازہ فرما سکتے ہیں۔ کہ یہ رسالہ سلسلہ کے کسقدر قیمتی لٹریچر کا حامل ہوگا۔ اسکے چند فائل دفتر میں قابل فروخت موجود ہیں۔ اصل قیمت فی فائل چار روپے ہے لیکن جلسہ سالانہ پر اسکی قیمت رعایتی ۳ روپے ہوگی۔ اسلئے احباب اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ بعد میں اس قیمتی لٹریچر کا ملنا از حد مشکل ہوگا۔

ریویو کے پرانے فائل

رسالہ ریویو کے پرانے فائل جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شایع ہوتے رہے ہیں، جو کسی اور جگہ شایع نہیں ہوئے۔ قابل فروخت ہیں۔ ان فائلوں میں اور بھی بہت سے نہایت قیمتی مضامین ہیں، ہر احمدی کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیجئے۔

مکمل ۴۰ سال کی جلدیں خریدنے والوں سے خاص رعایت کی جائے گی۔

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ ریویو اردو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب توجہ کریں!

اور

قادیان کے قیمتی اور نایاب تحفے حاصل کریں!

قرآن مجید مترجم مجلد سنہری بطرز یسرنا القرآن معہ مکمل تفسیری نوٹ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان جلی قلم۔ ترجمہ لفظی اور عام فہم جسکو بچے اور بوڑھے بغیر استاد کے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کاغذ رنگین۔ مجلد ہدیہ دو روپے آٹھ آنہ۔ کاغذ موٹا سفید مجلد تین روپے آٹھ آنے۔ کاغذ چکنا مجلد ۴ روپے۔ کاغذ سفید بڑھیا ڈمی مضبوط جلد ہدیہ پانچ روپے۔ ایضاً نرم جلد مراکو چمڑا للعہ۔ صرف چند نسخے باقی ہیں۔ قرآن مجید مترجم بڑا سائز۔ ترجمہ از حافظ روشن علی صاحبؓ ہدیہ دس روپے۔ صرف تین نسخے باقی ہیں۔ تاریخ اندلس عہ تفسیر سروری ۱ے۔ حمائل شریف مترجم ترجمہ از حافظ روشن علی صاحب نرم جلد ہدیہ صرف چھ روپے حمائل شریف مترجم جیبی سائز عکسی ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ اس کا ترجمہ بھی لفظی ہے متن رنگدار جلد مضبوط دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور دلکش ہدیہ ۱ے۔ کتابی سائز ہدیہ ۴ للعہ و للعہ حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ از حضرت علامہ سید محمد سرور شاہ صاحب۔ ہدیہ تین روپے۔ نرم جلد للعہ دعوۃ الامیر عہ۔ فصل الخطاب ۱ے۔ کلام محمود اعلیٰ کاغذ ۴ عام کاغذ ۲ جیبی ۳۔ درثمین اعلیٰ کاغذ ۸ عام کاغذ جیبی سائز ۳۔ خزینۃ العرفان ۲۔ بستان احمد اعلیٰ کاغذ عہ عام کاغذ ۱۲۔ پانچ اسلامی کتابوں کا سٹ عہ۔ فتاوی احمدیہ جسمیں حضرت اقدسؑ کے تمام فتوے از قسم اعتقادات عبادات معاملات سب درج ہیں قیمت عہ مجلد عہ۔ سیرۃ المہدی حصہ اول مجلد عہ۔ کشتی نوح بڑا سائز ۸ جیبی مجلد ۵۔ اسلامی اصول کی فلاسفی بڑا سائز ۸ جیبی مجلد ۴۔ ذکر الٰہی ۴۔ سیرت مسیح موعودؑ از خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۔ از مولوی عبدالکریم صاحبؓ ۳۔ ازالہ اوہام ہر دو حصہ للعہ۔ تبلیغ ہدایت سفید بڑھیا کاغذ ۱۰ عام کاغذ ۸۔ از تصنیف حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے۔ کیفیت بیدہ۔ قاعدہ یسرنا القرآن بڑا سفید کاغذ ۹ سرخ کاغذ ۸ چھوٹا ۲۔ پارہ اول ۳۔ دوم ۳۔ سوم ۳۔ نماز مترجم ۲۔ ادعیۃ الاحادیث للعہ۔ ادعیۃ القرآن للعہ احمدیہ جنتری ۲۔ ان کے علاوہ ہائی سکولوں کی کتابیں اور انکے خلاصے و ترجمے بھی مل سکتے ہیں +

المشتہر محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شایع کیجاتی ہیں۔کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۷۰۲۱ :۔ منکہ میرزا محمد اکرم ولد میاں محمد اشرف صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ؍ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۔/۱۷ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ میرزا محمد اکرم موصی ملتانی ڈھانڈا پہاڑ گنج دہلی۔ گواہ شد :۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ گواہ شد :۔ لطیف احمد طاہر بی۔ اے۔

نمبر ۷۰۲۳ :۔ منکہ محمد شفیع ولد صوفی چراغدین صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ درزی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن گوجرانوالہ حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ؍ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان واقع آبادی حاکم رائے گلی باوا لدھا سنگھ گوجرانوالہ ہے۔ جس کی مالیت ۔/۲۵۰۰ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت اندازاً ۔/۱۰۰ روپیہ ہے۔ مگر اس میں کمی بیشی ہوتی ہوتی رہتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں داخل کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد :۔ محمد شفیع احمدی درزی متصل مدینہ ہوٹل نئی دہلی۔ گواہ شد :۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ گواہ شد :۔ لطیف احمد طاہر بی۔ اے۔

نمبر ۷۰۳۵ :۔ منکہ ملک امیر بخش ولد ملک قادر بخش قوم ملک کشمیری پیشہ تجارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری جائیداد ایک مکان ہے۔ جسکی قیمت قریبًا چار ہزار روپیہ ہے۔ اور اس پر دو بار ہیں۔ ایک بارہ سو کا ایک نو سو کا۔ یہ -/۲۱۰۰ روپیہ وضع کرکے باقی قریبًا -/۱۹۰۰ کا مکان ہے۔ اس کے دسویں حصّہ کی مَیں وصیّت کرتا ہوں۔ اس کے سوائے اور کوئی میری جائیداد نہیں۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصّہ کی وصیّت کرتا ہوں۔ میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں۔ میرے لڑکے کبھی کبھی مجھے کچھ رقم بھیج دیتے ہیں۔ اس میں سے بھی جب رقم آیا کریگی دسواں حصّہ بطور چندہ دیتا رہونگا۔ العبد:- نشان انگوٹھا ملک امیر بخش۔ گواہ شد:- ملک معراج الدین بقلم خود۔ گواہ شد (مفتی) محمدؐ صادق +

نمبر ۷۰۳۷:- منکہ علی محمدؐ ولد چوہدری نتھے خان صاحب قوم گوندل جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۶/۴۴ حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں:- میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیّت کرتا ہوں۔ ۱۶ گھماؤں زمین واقع چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ ۶½ گھماؤں باراں واقع کوٹ گوندل تھانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیّت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصّہ وصیّت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیّت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- علی محمدؐ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد:- غلام رسول ولد نبی بخش چک ۹۹ شمالی۔ گواہ شد:- محمدؐ سعید انسپکٹر بیت المال بقلم خود +

نمبر ۷۰۴۱:- منکہ شیخ فضل حسین ولد عبد اللہ۔ قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری جائیداد اس وقت نقد جو کہ تجارت پر لگی ہوئی ہے۔ مبلغ -/۲۷۰۰ روپے ہے۔ اور دو مکان ہیں۔ جو کہ ہمارے دونوں بھائیوں کے مشترکہ ہیں۔ ان کی قیمت اندازاً -/۲۰۰۰ ہے۔ نصف حصّہ کا مَیں مالک ہوں۔ اور نصف حصّہ کا مالک میرا بھائی ہے۔ میری کل جائیداد مبلغ -/۳۷۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ میری آمدنی کا پتہ سال کے بعد چلتا ہے۔ کیونکہ مَیں سال کے بعد حساب کرتا ہوں۔ اس لئے کبھی زیادہ کبھی کم منافعہ ہوتا ہے۔ تقریباً تیس روپے ماہوار کے حساب سے چندہ وصیت ادا کرتا رہونگا۔ اور جب حساب دکان کا کرونگا۔ تو اگر زیادہ منافعہ ہوا۔ تو اس کا سال کے بعد چندہ ادا کرتا رہونگا۔ نیز اگر میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد فضل حسین بوٹ مرچنٹ محلہ دارالفتوح۔ گواہ شد:۔ محمد احمد مالک حمیدیہ فارمیسی قادیان۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد منیر فاضل۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ بقلم خود بوٹ مرچنٹ۔

نمبر ۷۰۴۲:۔ منکہ ذکاء اللہ ولد شیخ نوردین صاحب قوم ککے زئی۔ پیشہ تجارت۔ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے آجکل مبلغ ۱۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ مَیں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کرونگا تو اس کی اطلاع بھی دفتر مذکور کو دیتا رہونگا۔ العبد:۔ ذکاء اللہ دارالفتوح۔ گواہ شد:۔ نورالدین تاجر والد موصی دارالفتوح۔ گواہ شد: سر بلند صدر دارالفتوح۔

نمبر ۶۶۰۶:۔ منکہ ملک بشیر احمد ولد ملک زین العابدین قوم ککے زئی۔ پیشہ زمینداری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع تھہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیری والہ دارو غیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت مبلغ پندرہ روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مشترکہ ۳ گھماؤں زمین زرعی اور ایک مکان موضع تھہ غلام نبی میں میرے والد صاحب مرحوم کا ہے۔ اور ہم چار بھائی اور تین بہنیں اور ایک والدہ اس جائیداد کے مالک ہیں۔ مَیں اس جائیداد کے جو بھی میرے حصہ میں آدیگی۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے بعد جو بھی میری جائیداد مزید ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری آمدنی بڑھ گئی تو مَیں اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہونگا۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا ملک بشیر احمد موصی۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خان دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد احمد قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۷۲۶ :- منکہ نور محمد ولد فتح محمد قوم جٹ ورک پیشہ کاشتکاری عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت ۱۵ ستمبر ۱۹۴۲ء ساکن رتالی ورکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کھاتہ ۱ (۱) نقد ۔۔۔۔۔ ۱۰۰ روپے (۲) حیوانات ۴ عدد ۔۔۔۔۔ ۳۰۰ روپے۔ کھاتہ ۲ جائیداد غیر منقولہ جدی ملکیتی خود (۱) دس گھماؤں زمین بشرح تین روپیہ فی گھماؤں ۔۔۔۔۔ ۳۰ روپیہ (۲) مکان کچا ایک عدد قیمتی ۔۔۔۔۔ ۳۰ روپے۔ کھاتہ ۳ غیر منقولہ خود پیدا کردہ جائیداد (۱) بندرہ گھماؤں زمین بشرح تین صد روپیہ فی گھماؤں ۔۔۔ ۴۵۰۰ روپے (۲) جگہ سفید برائے مکان ۔۔۔۔۔ ۴۰۰ روپے۔ بندہ کھاتہ ۱ ۱۳۰۰ روپے اور مکان کھاتہ ۲ تین صد روپیہ۔ کل ۱۶۰۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ ارسال خدمت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگا۔ اور جدی زمین کھاتہ ۲ کا ۱/۱۰ حصہ ایک گھماؤں زمین بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے رجسٹری کروا کر انتقال کاغذات مال پر وصیت منظور ہونے پر چڑھا دونگا۔ جائیداد غیر منقولہ خود پیدا کردہ کھاتہ ۳ ہر دو زرخرید ایک جھگڑا کے پیدا ہو جانیکی وجہ سے میرا قبضہ بر موقعہ مکمل نہیں ہے۔ بکلی ملنے اور فیصلہ ہو جانے کے بعد کل جائیداد کھاتہ ۳ مذکور کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ادا کر دوں گا۔ اور ابھی بندہ کا گذارہ جدی زمین کی کاشتکاری کی آمد پر ہے۔ اور میرا ارادہ فوجی ملازمت کا ہے۔ ملازم ہونیکے بعد تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ اور آمد زمین کا بھی ۱/۱۰ حصہ ارسال کرتا رہونگا۔ العبد:- موصی نور محمد ولد فتح محمد قوم جٹ ورک ساکن رتالی ورکاں بقلم خود۔ گواہ شد:- ملک محمد الدین پٹواری مال حلقہ ہر دو رتالی ورکاں ضلع گوجرانوالہ سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ گواہ شد سید محمد شفیع ولد سید اصغر علی شاہ رتالی ورکاں امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ رتالی ورکاں۔

نمبر ۶۹۴۴ :- منکہ کنیز فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرشید صاحب متعلم بی۔اے قوم ارائیں عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ادجلہ ڈاکخانہ و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ   حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) مبلغ -/۶۰۰ روپیہ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ تھا وہ میں نے وصول کر لیا ہے۔ (۲) زیور سونے کا چار تولہ قیمت روپے مشین سلائی کہنہ قیمتی تخمیناً -/۵۰ کل -/۳۰۰ روپیہ۔ کل میری جائیداد اس وقت نو صد روپیہ کی ہے۔ جس کا ۱/۹ حصہ وصیت کا مبلغ یکصد روپیہ نقد ادا کرتی ہوں۔ مجھ کو سارٹیفکیٹ عطا فرمایا جائے۔ مکرر میرے مرنے پر اگر اسکے علاوہ اور جائیداد پیدا ہو جاوے۔ تو اسپر بھی ۱/۹ حصہ مذکور کی شرط عاید ہوگی۔ الامتہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کنیز: فاطمہ مذکورہ - گواہ شد :- عبدالقدیر ولد منشی عبدالغفور صاحب مرحوم - گواہ شد: عبدالغنی ولد مولوی الہ دین صاحب مرحوم سکنہ اوجلہ ضلع گورداسپور +

نمبر ۶۹۴۲ :- منکہ امۃ الحفیظ احمدی زوجہ ہارون رشید احمدی عمر ۱۹ سال ساکن ملاساہی ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور ملک اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - کہ میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے - حق مہر جو میرے شوہر پر واجب الادا ہے مبلغ ۴۲۶ روپے اور زیور طلائی قیمتی اندازاً ۳۳۲ روپے اور زیور نقرئی قیمتی اندازاً ۱۸۲ روپیہ - میزان کل ۹۴۰ روپے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے شوہر فی الحال بطور جیب خرچ ماہوار عمہ ایک روپیہ چار آنہ مجھے دیا کرتے ہیں - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں - بوقت وفات اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں کوئی ایسی رقم بد وصیت اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں - تو وہ رقم میرے ذمہ وصیت کے واجب الادا حصہ سے منہا سمجھی جائیگی - الامۃ :- امۃ الحفیظ بی بی - گواہ شد :- خاکسار سید محمد زکریا احمدی ہیڈ ماسٹر ایم - ای سکول بھدرک - گواہ شد :- ہارون رشید احمدی ملاساہی بھدرک +

نمبر ۶۹۴۳ :- منکہ رشیدہ بیگم زوجہ منشی عبدالغنی سیکرٹری انجمن احمدیہ اوجلہ قوم ارائیں عمر ۲۰ سال - پیدائشی احمدی ساکن اوجلہ ڈاکخانہ و ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میں نے اپنے خاوند سے مبلغ دو صد روپیہ نقد مہر وصول کر کے زیور بنوالیا ہے (اصل میں میرا پورا مہر -/۵۰۰ روپیہ تھا لیکن میں اسی نکاح کے موقعہ پر -/۳۰۰ روپیہ نقد اپنے خاوند سے وصول کر کے اخراجات متعلقہ پر خرچ کر چکی ہوئی ہوں) اور مبلغ -/۵۶ روپیہ کا سابقہ زیور تھا - لہٰذا اب میں کل مبلغ -/۲۵۶ روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر کرتی ہوں - جس کے ۱/۸ حصہ کے مبلغ -/۳۲ روپے ہوتے ہیں - جو میں انشاء اللہ باقساط جلد ادا کرنیکی کوشش کرونگی - مجھ کو سرٹیفکیٹ عطا فرمایا جاوے - نیز میرے مرنے پر اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا ہو جائے تو اسپر بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت عائد ہوگی - الامۃ :- رشیدہ بیگم زوجہ منشی عبدالغنی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ اوجلہ - رشیدہ بیگم بقلم خود - گواہ شد :- خاکسار فقیر علی احمدی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دارالبرکات قادیان - گواہ شد :- عبدالغنی ولد مولوی الہ دین صاحب مرحوم خاوند موصیہ بقلم خود +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۹۴۶ :- منکہ عالم بی بی زوجہ مستری محمد شفیع قوم لوہار پیشہ لوہار عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ باجوہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری وفات کے وقت میری جس قدر جائیداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ دوصد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے سوا کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ اس دوسو روپیہ حق مہر کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو بیس روپے ہوتے ہیں۔ الامتہ :- عالم بی بی زوجہ مستری محمد شفیع قوم لوہار احمدی ساکن چونڈہ۔ گواہ شد :- حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ ۱-۹/۴۳۔ گواہ شد :- مستری محمد شفیع خاوند موصیہ سیکرٹری انجمن احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ ٭

نمبر ۵۹۴۸ :- منکہ عبد الرحمٰن ولد نور محمد صاحب نمبردار قوم جٹ پیشہ ملازمت۔ عمر ½ ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۶۶/ڈبلیو۔بی ڈاکخانہ ڈاکخانہ دنیاپور ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/ہش ۱۳۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جدی جائیداد واقع موضع حسن پور ڈاکخانہ بلاچور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور میں ہم چار بھائیوں کی مشترکہ ہے۔ لیکن تا حال مجھے اس زمین کا صحیح طور پر علم نہیں۔ کہ کتنی ہے۔ لہٰذا بعد میں دفتر کو اطلاع دونگا۔ میرے والد صاحب کی طرف سے مجھے اوسطاً یکصد روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ جس پر میرا اس وقت گزارہ ہے۔ اس کے علاوہ اثاثہ و قیمت مویشیاں وغیرہ مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد اور آمدنی کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد :- عبد الرحمٰن بقلم خود موصی۔ گواہ شد :- حق نواز احمدی برادر موصی۔ گواہ شد :- بقلم خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام قادر احمدی ملازم محکمہ زراعت دُنیاپور +

نمبر ۶۵۰۹ :- منکہ مستری ولی محمد ولد غلام نبی صاحب قوم قانونگو شیخ پیشہ معماری عمر ۶۴ سال۔ تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۰ء ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام واقعہ بھینی بانگر ۴ مرلہ میں ہے۔ جسکی قیمت اندازاً ساٹھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ معماری کا کام کرتا ہوں۔ جس کی آمد معیّن نہیں ہو سکتی۔ آجکل تو بیکاری ہے۔ تاہم جو آمدنی ہؤا کریگی۔ اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ آجکل تو چار ماہ سے بیکار ہوں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مالک قرار دیتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر اور جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ ولی محمد بقلم خود۔

گواہ شد:۔ عبد المجید مینجر الفضل۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد بھٹی قادیان +

نمبر ۶۹۴۷ :- منکہ احمد ولد علم دین صاحب قوم کمہار پیشہ برتن بنانا۔ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک مکان خام چار مرلہ میں بنا ہؤا ہے جسکی قیمت مقامی نرخ کے لحاظ سے -/۶۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ مزدوری کی آمد پر ہے۔ جوکہ معیّن نہیں۔ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ گو اوسطاً پندرہ روپے ماہوار ہے۔ مگر ہر ماہ اس میں کمی بیشی کی صورت میں مقامی سیکرٹری کی تصدیق پر اسی صورت میں ادا کرتا رہوں گا۔ میں اس جائیداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد کی رقم تو میں ساتھ ساتھ ہی ادا کرتا رہوں گا۔ میں حصہ جائیداد میں سے اپنی زندگی میں جسقدر رقم ادا کر دوں وہ میرے مرنے پر میری وصیت جائیداد میں سے وضع کی جاوے۔ نیز وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کے علاوہ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اور ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان میرے سارے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد:۔ احمد کمہار بقلم خود۔
گواہ شد:۔ سلطان احمد نمبردار بقلم خود
گواہ شد:۔ عبد اللہ سیکرٹری وصایا کھاریاں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۷۳۵ :- منکہ رضیہ سلطانہ بیگم زوجہ میاں سلطان محمود صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں۔ البتہ میرے پاس اس وقت میرے پاس زیور طلائی قیمتی سات سو روپیہ مطابق شرح موجودہ ہے۔ اور میرا مہر بقدر ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس میں سے -/۵۰۰ روپیہ مجھے بصورت زیور اپنے خاوند کیطرف سے وصول ہوچکا ہے۔ اور باقی پانچسو روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس بارہ سو روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ مجھے -/۵ روپے ماہوار خاوند کیطرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ [illegible] کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہونگی۔ اس طرح اگر میری آمد میں کوئی [illegible] اضافہ ہو۔ یا میری وفات کیوقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے دسویں حصے پر بھی [illegible] وصیت حاوی ہوگی۔ زیور کی تفصیل یہ ہے۔ چوڑی گھڑی نما طلائی ایک جوڑی وزنی تین تولہ نیکلس ایک عدد طلائی تین تولے دس ماشے۔ انگوٹھی طلائی ۲ عدد وزنی ۸ ماشہ۔ ایک [illegible] بندی طلائی وزنی ۲ تولہ۔ بندے طلائی ایک جوڑی وزنی دس ماشے۔ الامتہ :- رضیہ سلطانہ بیگم۔ گواہ شد :- سلطان محمود احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- عبدالرحمٰن لاہور۔

نمبر ۷۰۲۹ :- منکہ غلام علی ولد چوہدری صوبے خان قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر [illegible] سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۰ء ساکن تلونڈی پہاڑ نگ چک ۱۶/۳ جھنگ برانچ۔ ڈاکخانہ موضع جھاواں ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اب واقع موضع تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ موازی پانچ گھماؤں اراضی ملکیت ہے۔ جو اس وقت رہن ہے۔ جب فک الرہن کراؤں گا۔ اسکی قیمت میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگا۔ اور ایک مکان پختہ دیہہ مذکور میں جسکے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ جسکی قیمت -/۱۲۵ روپے تخمیناً ہے۔ ۲۔ واقع موضع تلونڈی پہاڑنگ چک ۱۶/۳ جھنگ برانچ میں ۲۶ ۱/۲ ایکڑ اراضی نہری میری ملکیت ہے۔ جسکی قیمت اس وقت -/۲۶۵۰۰ روپیہ ہے۔ اور ایک مکان پختہ مالیتی -/۲۰۰ روپے ہے۔ ۳۔ واقع موضع کتھووالی چک ۱۲/۳ جھنگ برانچ ۱/۲ مربعہ یعنی نصف مربعہ میری زرخرید ہے۔ مگر وہ اس وقت رہن ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ گویا ذلت ومسکنت و الٰہی غضب میں گھر جانیکے سبب چار بتائے۔

(۱) اللہ تعالےٰ کے نشانوں کا انکار۔ (۲) نبیوں یعنی ان راستبازوں کی لائی ہوئی صداقتوں کی خلاف ورزی اور ان سے مقابلہ اور ناحق ان کے قتل کے درپے ہونا۔ (۳) خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانی۔ (۴) اور ضوابط وقواعد کی پابندی نہ کرنا، بلکہ حدود الٰہی کو توڑنا، اور حد سے گذر کر زیادتی پر کمر باندھ لینا۔ دوسرے مقام پر فرمایا:-

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

اس میں تو نقشہ کھینچدیا گیا ہے۔ ایک علاقہ ہے۔ جس کی بستیوں میں چاول، گندم اور ہر طرح کی اشیاء خوردنی و پوشیدنی ہر سمت سے چلی آرہی ہیں۔ اس نے اللہ کی نعمتوں کا کفران کیا، تو خدا نے **بھوک اور رنگ کا عذاب** بھیج دیا۔ پھر ایک نعمتِ عظمیٰ کا بالخصوص بالتصریح ذکر فرمادیا۔ کہ انہی میں کا ایک فرد رسول و مامور کر کے بھیجا۔ مگر افسوس! کہ اس کی تکذیب کی گئی۔ اس کی باتوں و ہدایتوں کی طرف دھیان نہ دیا گیا۔ لاپرواہی سے کام لیا گیا۔ تو العذاب نے پکڑا۔ اور یہ انہی کے اپنے ظلم کا نتیجہ ہے۔

یہ خدا تعالےٰ کی لاتبدیل سُنّت ہے۔ کہ وہ عذاب سے پہلے اپنا فرستادہ متنبہ کرنے کیلئے بھیجتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝

جب بستیوں کے رہنے والے عصیان وعدوان سے اپنے آپ کو مستحق عذاب کر لیتے ہیں، تو ہم ان عیش پرستوں میں اپنا حکم بھیجتے ہیں، اور وہ بستی میں اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اس سے ان پر حجت ملزمہ قائم ہو جاتی ہے۔ کہ باوجود آگاہی و انتباہ باز نہیں آئے۔ تو پھر حکم تدمیر جاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فک ہونیپر وہ بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت میں ہی شمار ہوگا۔ اور جو قیمت بازاری ہوگی بموجب وصیت وہ بھی ادا کرونگا ۴۔ چک مذکور میں نمبردار ہوں۔ ہر ششماہی جو فیس نمبرداری ملیگی اس کا حصہ بھی ادا کرتا رہونگا۔ لہٰذا اقرار کرتا ہوں کہ سب جائیداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ حصہ جائیداد ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگا۔ جو رقم ادا نہیں کرونگا وہ حصہ جائیداد سے منہا ہو کر باقی ادا کرتا رہونگا۔ اگر اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو میرے ورثاء وصیت ہذا کے پابند ہونگے۔ اگر جائیداد مذکورہ کے علاوہ اور کسی قسم کی جائیداد حاصل کرونگا تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میری وفات کے بعد اس جائیداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دیتا ہوں۔ کہ سند ہو جائے۔ العبد:۔ غلام علی بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ باغدین نائب ذیلدار چک ۳۰/۱۱۰ گواہ شد: محمد حسین سیکرٹری تحریک جدید ۱۳۲/رکھ +

نمبر ۷۰۳۴ :۔ منکہ امام الدین ولد حسن محمد قوم راجپوت چوہان پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چانگریاں ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جسقدر جائیداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۷ا کنال زمین جسمیں ۱۲ کنال چاہی ہے قیمتی -/۷۲۰ روپے اور ۵ کنال بارانی موروثی ہوں اور ماخشہ ۱۵۰ روپے کی زمین رہن ہے۔ علاوہ اس کے ایک بھینس قیمتی ماعشہ ۱۳۰ روپے۔ ایک مکان خام سکونتی قیمتی مالعشہ ۱۵۰ کل جائیداد -/۱۳۴۰ روپیہ جمع کر کے اس کے دسواں حصہ -/۱۳۴ روپے کی وصیت کردی ہے۔ العبد:۔ امام الدین نشان انگوٹھا چانگریاں۔ گواہ شد:۔ عبدالکریم سیکرٹری مال چانگریاں۔ گواہ شد: غلام رسول پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بانگا چانگریاں۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: مستری نظام الدین چانگریاں +

نمبر ۷۰۳۵ :۔ منکہ ملک امیر بخش ولد ملک قادر بخش قوم ملک کشمیری پیشہ تجارت عمر ۸۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک دکان ہے جسکی قیمت قریباً چار ہزار روپیہ ہے۔ اور اس پر دو بار ہیں ایک بارہ سو کا۔ ایک نو سو کا۔ یہ -/۲۱۰۰ روپیہ وضع کر کے باقی قریباً -/۱۹۰۰ کا مکان ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اسکے سوائے اور کوئی میری جائیداد نہیں۔ اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں۔ میرے لڑکے کبھی کبھی مجھے کچھ رقم بھیج دیتے ہیں۔ اس میں سے بھی جب رقم آیا کریگی دسواں حصہ بطور چندہ دیتا رہونگا۔ العبد:۔ ملک امیر بخش نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ ملک معراج الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مفتی محمد صادق +

نمبر ۷۰۳۶:۔ منکہ بیگم جان زوجہ جمعدار نعمت اللہ خانصاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/اکتوبر ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد ایک مکان پختہ عمارت واقعہ دار الرحمت ہے جس پر آج کوئی رہن وغیرہ کا بار نہیں ہے۔ جس کی قیمت ۵۰۰/- روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہ منقولہ نہ غیر منقولہ ہے۔ میری آمدنی بھی فی الحال کوئی نہیں۔ میں مذکورہ جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اس رقم وصیت کو آہستہ آہستہ ادا کر دونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو میرے ورثاء سے وصول کیا جاوے۔ جو اس مکان کے وارث ہوں۔ یہ چند حروف بطور سند تحریر کرتی ہوں۔ الامۃ:۔ بیگم جان موصیہ۔ گواہ شد:۔ جمعدار نعمت اللہ خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد احمد ثاقب۔ **نوٹ** :۔ یہ میرا مکان میری خاص ملکیت ہے۔ یہ میں نے اپنے خاوند سے اپنا حق مہر وصول کرکے اور باقی اپنا زیور وغیرہ بیچکر مکان بنایا تھا۔ اسکے علاوہ اور کوئی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ صرف یہی مکان ہے جو پانچصد روپیہ کی مالیت کا ہے۔ اس مکان کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت نقد اپنی زندگی میں ادا کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد میری اولاد وارث ہے۔ اس لئے میں نے نقد حصہ ادا کرکے اپنے فرض سے بری ہوتی ہوں۔ میری موت کے بعد دوبارہ میری اولاد سے کچھ نہ وصول کیا جائے۔ **نوٹ ۳** :۔ اگر میرے مرنیکے بعد اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ بیگم جان موصیہ +

نمبر ۷۰۳۷:۔ منکہ علی محمد ولد چوہدری نتھے خانصاحب قوم گوندل جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال۔ بتاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ش/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ۱۶ گھماؤں زمین واقع چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ $6\frac{1}{2}$ گھماؤں واقع کوٹ گوندل تھانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ علی محمد چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ گواہ شد:۔ غلام رسول ولد نبی بخش چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال بقلم خود

نمبر ۷۰۳۸:۔ منکہ عبداللہ خان ولد چوہدری پیر محمد صاحب قوم جٹ بھگت پیشہ زمیندارہ و ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ دس ایکڑ زمین جسکی کل قیمت ۵۰۰۰/- روپے ہے لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو کہ اس وقت ۴۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ یا کوئی ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ عبداللہ خاں موصی۔ گواہ شد:۔ حکیم عنایت اللہ قلعہ صوبا سنگھ۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد عبداللہ خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ

نمبر ۷۰۳۹:۔ منکہ محمد بی بی بیوہ ماسٹر محمد الدین صاحب قوم کشمیری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مبلغ یکصد روپیہ میرے پاس جمع ہے۔ جسمیں میرا مہر بھی شامل ہے جو میں اپنے مرحوم خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ جو کہ ۳۲/- روپے تھا۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میری زندگی میں کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مندرجہ بالا سو روپے کی بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو کہ میں انشاء اللہ ساتھ ہی ادا کر دونگی۔ الامۃ:۔ محمد بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ احمد الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سیٹھی کرم الٰہی دار العلوم

نمبر ۷۰۴۰:۔ منکہ شیخ فضل حسین ولد عبداللہ قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد جو کہ اسوقت نقد جو کہ تجارت پر لگا ہوا ہے۔ مبلغ ۲۷۰۰/- روپے ہے۔ اور دو مکان ہیں۔ جو کہ ہمارے دونوں بھائیوں کے مشترکہ ہیں۔ انکی قیمت اندازاً ۲۰۰۰/- ہے۔ نصف حصہ کا میں مالک ہوں اور نصف حصہ کا مالک میرا بھائی ہے۔ میری کل جائیداد مبلغ ۳۷۰۰/- روپیہ ہیں۔ اس کا ۱/۹ حصہ وصیت کرتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری آمدنی کا پتہ سال کے بعد چلتا ہے۔ کیونکہ میں سال کے بعد حساب کرتا ہوں۔ اس سے کبھی زیادہ کبھی کم منافع ہوتا ہے۔ تقریباً تیس روپے ماہوار کے حساب سے چندہ وصیت ادا کرتا رہونگا۔ اور جب حساب دکان کرونگا۔ تو اگر زیادہ منافع ہو تو اس کا بھی سال کے بعد چندہ ادا کرتا رہونگا۔ نیز اگر میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو، تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ فضل حسین بوٹ مرچنٹ دارالفتوح۔ گواہ شد:۔ محمد احمد مالک حمیدیہ فارمیسی قادیان۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد منیر فاضل۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بقلم خود بوٹ مرچنٹ۔

نمبر ۷۰۴۱:۔ منکہ علی محمد ولد غلام بخش قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن ونجواں خورد ڈاکخانہ بھلر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ساڑھے چار گھماؤں اراضی نہری وچاہی ہے۔ جسکی قیمت اس وقت مبلغ تین ہزار چھ صد روپیہ ہے (۲) دس کنال اراضی بارانی ہے جسکی قیمت اس وقت اندازاً ۵۰۰/- روپے ہے۔ (۳) ایک مکان رہائشی واقع موضع مذکور جس کا رقبہ اندازاً ۱۶ مرلہ ہے۔ اسکی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہے۔ کل میزان چار ہزار تین صد روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا روپیہ بمد وصیت بحوالہ صدر انجمن احمدیہ مذکور یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کردوں تو وہ زر وصیت میں سے منہا کیا جائیگا۔ نوٹ:۔ اراضی مذکور میں سے ۸ کنال زمین بعوض ۸۰۰/- روپے گرو دی ہے۔ سو یہ رقم کل میزان میں سے منہا کرکے باقی ۳۵۰۰/- روپے رہ جاتی ہے۔ العبد:۔ علی محمد از ونجواں۔ گواہ شد:۔ رشید احمد ولد فضل قادر مرحوم ونجواں۔ گواہ شد:۔ تاج الدین لائلپوری مدرس قادیان تعلیم الاسلام۔

نمبر ۷۰۴۲:۔ منکہ ذکاء اللہ ولد شیخ نور الدین صاحب قوم ککے زئی۔ پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے والد صاحب کیطرف سے آج کل پندرہ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو، تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کرونگا تو اسکی اطلاع بھی دفتر مذکور کو دیتا رہونگا۔ العبد:۔ ذکاء اللہ دارالفتوح۔ گواہ شد:۔ نور الدین تاجر والد موصی دارالفتوح۔ گواہ شد:۔ سربلند صدر دارالفتوح۔

نمبر ۷۰۴۳:۔ منکہ زینب بیگم زوجہ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب قوم ... عمر ۲۸ سال پیدائشی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ پانچسو روپیہ۔ گلوبند، کلپ، کانٹے۔ پازیب جسکی قیمت چارسو چالیس روپے ہے۔ کل روپے ۹۴۰/- روپے بمعہ مہر ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ زینب بیگم بقلم خود۔ گواہ شد ملک غلام حسین دارالرحمت صحابی و موصی۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا +

نمبر ۷۰۵۰:۔ منکہ کریم بی بی زوجہ مستری علم دین صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن قادیان دارالفتوح بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ سوائے ایکسو روپیہ نقد کے جنکی کہ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اسکے علاوہ اگر کوئی میری اور جائیداد میسر ہو جائے یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تحریر لکھدی تاکہ سند رہے۔ مہر اس میں شامل ہے۔ الامۃ: کریم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالرحمٰن کنھیالہ میاں مٹھہ۔ گواہ شد:۔ محمد شریف ٹیلیفون اپریٹر گورداسپور۔ گواہ شد:۔ محمد حنیف مستری دارالفتوح +

نمبر ۶۹۵۳:۔ منکہ بیگم بی بی زوجہ فضل الٰہی صاحب ٹیلر ماسٹر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن دارالرحمت قادیان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۴۲ش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف یکصد روپیہ میرا حق مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند محترم کے ذمہ ابھی تک واجب الادا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری زندگی میں یا وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ الامۃ:۔ بیگم بی بی قادیان گواہ شد:۔ بشیر احمد سیالکوٹی مولوی فاضل محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ فضل الٰہی ٹیلر ماسٹر حال محلہ دارالرحمت قادیان ۲۴/۴۲ش +

نمبر ۶۹۵۷:۔ منکہ حسین بخش ولد میراں بخش قوم سندھو پیشہ کاشتکاری عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۲۰ء ساکن ونجواں۔ ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے نویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مکان خام ملبہ کی قیمت ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ اسکے کل نویں حصہ کی قیمت ۱۶/۱۰/۶ روپے ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اسکے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی آمدنی کا بھی ۱/۹ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد: حسین بخش ولد میراں بخش سندھو سکنہ ونجواں ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور۔ گواہ شد: علی محمد صحابی وموصی انسپکٹر وصایا گکھانوالی۔ گواہ شد: ڈاکٹر وزیر محمد خان ٭

نمبر ۷۰۳۴: منکہ امام الدین ولد حسن محمد راجپوت قوم راجپوت چوہان پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن جانگڑیاں ڈاکخانہ بھلوڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- ۱۷ کنال زمین جس میں ۱۲ کنال چاہی قیمتی -/۷۲۰ روپے اور ۵ کنال بارانی موروثی ہے۔ اور ماشہ ۱۵۰ روپے کی زمین رہن ہے۔ علاوہ اسکے ایک بھینس قیمتی ماشہ ۱۲۰ روپے۔ ایک مکان خام سکونتی قیمتی ماشہ ۱۵۰ روپے کل قیمت جائیداد جمع (۱۰۴۰ روپے) کرکے اس کا دسواں حصہ (۱۰۴ روپیہ) کی وصیت کردی ہے۔ العبد: نشان انگوٹھا امام الدین جانگڑیاں۔ گواہ شد: عبد الکریم سیکرٹری مال جانگڑیاں۔ گواہ شد: حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: غلام رسول پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مانگا جانگڑیاں۔ گواہ شد: مستری نظام الدین جانگڑیاں ٭

نمبر ۷۰۳۲: منکہ عبد اللہ ولد حسن دین قوم کفش دوش پیشہ موچی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن درگا نوالی ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمد عـــہ روپے تخمیناً ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ عبد اللہ موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ حکیم اللہ دتا امیر جماعت احمدیہ درگانوالی گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ ولد حاکم دین درگانوالی +

نمبر ۷۰۲۶ :۔ منکہ محمود احمد ولد حکیم مظہر علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ہوشیار پور حال دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۲۰۱ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد سید محمود احمد احمدی دہلی۔ گواہ شد:۔ مرزا محمد اکرم دار الرحمت حال دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری سیکرٹری مال حلقہ پہاڑ گنج دہلی +

نمبر ۷۰۲۸ :۔ منکہ عطاء الرحمٰن ولد محمد عثمان قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۱۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عطاء الرحمٰن موصی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ گواہ شد:۔ لطیف احمد طاہر بی۔ اے۔ دہلی +

نمبر ۷۰۲۲ :۔ منکہ مسعود احمد ولد ماسٹر محمد حسن صاحب آسان قوم افغان پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دہلی شہر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد معہ مہنگائی و سپیشل الاؤنس مبلغ ۱۷۰ روپے ہے۔ تنخواہ ۱۵۴ سپیشل الاؤنس ۱۵۰ مہنگائی ۱۱۰ روپے۔ کل ۱۷۰ روپے ہوئے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کچھ جائیداد میں بعد میں پیدا کروں اور اسکے حصہ وصیت میں سے کچھ رقم اپنی زندگی میں ادا کروں تو وہ بعد میں منہا کر دیجائیگی۔ العبد:۔ مسعود احمد بیت البشارۃ کھجور روڈ قرول باغ دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتا ہے۔ کیا اس بات سے کوئی انکار کر سکتا ہے۔ کہ اس آخری زمانے میں مبعوث ہونیوالے خدا کے فرستادے نے کئی سالوں تک ابلاغ و اتمام حجت کے بعد ۱۹۰۶ء میں بالہام الٰہی یہ اعلان فرمایا:۔

" اگر میں نہ آیا ہوتا، تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے، ظاہر ہو گئے . . . . . . یہ مت خیال کرو، کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں، کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھوگے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں، اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"۔

آپ نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ:۔

" زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی، کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا کبھی ان میں آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہو جائیں گی"۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۵۶ و ص۲۵۷)

یہ ۳۷ برس پیشتر کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے۔ اور جیسا کہ حضورؑ نے فرمایا:۔

" وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں، کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا قیامت کا نظارہ دیکھے گی"۔

ایسا ہی ہوا، اور ہو رہا ہے۔ ترجمان القرآن جو ابوالاعلیٰ مودودی صاحب ایک مخالف سلسلہ احمدیہ کا رسالہ ہے، اس میں ایک مضمون چھپا ہے جس میں حالات موجودہ کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

" آج ہر طرف بے چینی، اضطراب، مصیبت، تباہی و بربادی اور تنزل و انتشار کے عجیب وحشتناک اور پُر الم مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ . . . . . . آبادیاں ویران ہیں۔ اور ویرانے محشرستان۔ سر بفلک محلات آتش زدگی اور بربادی کی ہولناک داستان سنانے کے لئے اپنا انجر پنجر آسمان کو دکھا رہے ہیں۔ سرسبز جنگل اور زرخیز زرعی میدان جلے بجھے کوئلوں کے ڈھیر اور بے ترتیب خس و خاشاک کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انباروں سے اَٹے پڑے ہیں۔ آہ کیا تقدیر اُمم کا مفسّر وَجَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خَامِدِيْنَ کی واقعی تفسیر سمجھا رہا ہے"۔

یہ تو یورپ و جزائر کا حال ہے۔ ہندوستان میں بنگال کی کیفیت بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔ وہ تو حسب تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ اور خدا کرے ہمارے ہموطن خدا کے غضب کو دیکھا کرنیکی سبیل پر چل پڑیں۔ اور خشیت اور تضرّع اختیار کریں اور اس غیر معمولی دُکھ و مصیبت کے اصل اسباب کے ازالہ کیطرف متوجہ ہوں، اور یہ کہکر نہ ٹال دیں کہ ایسی مصیبتیں تو آیا ہی کرتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ اور پھر یہ کہ قَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ یہ تنگی ترشی کے دن تو ہم تضرّع و خشیت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے رونما کرتے ہیں۔ اور یہ نبی کے مبعوث ہونیکا نشان ہے۔ اگر لاپروائی سے کام لوگے تو یکدم پکڑے جاؤگے، اور تہس نہس ہو جاؤگے۔ حضور نے بھی اپنی پیشگوئی میں فرمایا ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں، کہ لوطؑ کی زمین کا نقشہ اور نوحؑ کے طوفان کا منظر ہمارے کئی لاکھ ہموطن سپاہیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ خدا کرے، کہ یہیں تک اکتفا ہو، ورنہ انکار پر اصرار اور شوخی و استکبار کے نتیجے میں کلی تباہی کا اِنذار کلامِ الٰہی میں آچکا ہے۔

پس ضروری ہے۔ کہ خدا کے عذاب اور خدا کے غضب سے امان اسی سے طلب کریں، جو قرآن مجید میں بوضاحت مذکور ہے۔ سب سے اوّل تو ان اسباب کو رفع کیا جائے، جنکی پاداش میں یہ دُکھ ہے۔ اور ان میں سے سب سے بڑا تکذیب و انکار و استخفافِ رسول ہے۔ میں نے کئی بار اس امر کا خیال کیا ہے۔ کہ اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا کے ماتحت ہر ملک میں ہمارے مبلّغ پہنچے، اور انہوں نے خدا کا پیغام پہنچایا۔ اور اسکے نبی کی بعثت کی اطلاع دی۔ کیا چین میں ہمارے مبلّغ نہیں گئے۔ کیا برہما اور ہانگ کانگ میں ہمارے مبلّغ نہیں گئے۔ کیا جاپان میں عرصہ تک ہمارا مبلّغ قیام پذیر نہیں رہا؟ کیا پولینڈ اور روس و بخارا میں ہمارے مبلّغ نہیں پہنچے؟ کیا ہنگری، یونان، البانیہ، آسٹریلیا، مشرقی مغربی افریقہ میں ہمارے مبلّغ نہیں؟ کیا فرانس، جرمنی میں ہمارے مبلّغ نہیں؟ کیا اٹلی میں ہمارے مبلّغ نہیں؟ دُنیا کے ہر حصّے میں مبلّغ پہنچے، اور اس کے بعد یہ مصائب نازل ہوئیں۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ امریکہ اور انگلستان بھی ہمارے مبلّغوں سے خالی نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں تو باقاعدہ مشن قائم ہیں۔ جزائر کے رہنے والوں کی نسبت جب پڑھا، تو صرف ماریشس سماٹرا، جاوا آسٹریلیا کا خیال تھا۔ (ان سب جزائر میں ہمارے مبلغ ہیں)

مگر معلوم ہوا، کہ بحر الکاہل میں کوئی سات سو جزیرہ ہے۔ ایران میں ہمارے مبلغ پہنچے بعض وہیں سپردِ خاک ہوئے۔ تب تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد کا الہام ۱۹۰۶ء والا ہیبت ناک صورت میں ظاہر ہوا۔

(۲) خدا تعالیٰ کے حضور تضرع و ابتہال کے ساتھ توبہ، استغفار کیا جائے۔ کہ فرمایا۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ٥ پھر سورۃ نوح میں حضرت نوحؑ کی قوم کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ٥ يُرْسِلُ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ٥ وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ٥ گویا کشائشِ رزق و اموال اور اجل مسمّٰی تک جینے، ہلاکت قبل از وقت موت سے بچنے کا گر بتا دیا۔

(۳) ایک طرف تو یہ ارشاد ہوا، کہ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا یعنی خدا کے ذکر سے اعراض کی پاداش میں معیشت تنگ ہو جاتی ہے۔ ذکر سے مراد اللہ کی یاد صلوٰۃ اور اس کا رسول ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اس سے پہلے صلوٰۃ خمسہ کا ذکر ہے۔ اور قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا ٥ اسکے بعد کشائش کے لئے یہ راہ بتائی۔ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ٥ کہ اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو نماز کا حکم دیتے رہو۔ اور چھوٹے بڑے کو اس کا پابند بنا دو۔ پھر اس تحریک اور اقامت صلوٰۃ پر اصطبار ہو یعنی پابندی اور تمام ارکان و لوازم کیساتھ ادا کرنے میں پائے ثبات کو ذرا لغزش نہ ہو۔ یہ ایک گر ہے، جس پر عملدرآمد سے اسکے فوائد ظاہر ہوں گے۔

اس قسم کے قحط کا آنا علاماتِ قیامت سے ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ دخان میں آیا ہے۔ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ٥ اسمیں آجکل کی بمباری، گولہ باری کا ذکر بھی ہے جس سے آسمان دھواں دھار ہو رہا ہے اور بھوک کے عذاب کا بھی، کہ بھوک کی شدت گرسنگی میں آنکھوں کے آگے دھواں اُٹھتا نظر آتا ہے۔ اور مفسرین نے دُخان کی تفسیر میں یہ لکھا ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی روحانی علاج ہیں، جو قرآن مجید میں تدبر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ میں نے تو اِدھر توجہ کرنے کے لئے مشتے از خروارے بیان کر دیئے ہیں۔ کیونکہ میں نے دیکھا، مادی اسباب تو زور شور سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہیا کئے جارہے ہیں، اور یہ کوئی بُری بات نہیں۔ یہ بھی ضروری ہیں لیکن روحانی اسباب، رفع عذاب کیطرف بھی توجہ از بس ضروری ہے۔

مومنوں پر بھی جُوع کا ابتلاء آتا ہے۔ مگر ان کو تباہ کرنے کے لئے نہیں، اور نہ برداشت کی حد سے باہر، بلکہ بعد میں انعام دینے کے لئے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۝ ایسا اکثر انفرادی طور پر ہوتا ہے۔ کہ کوئی خوف آجائے، یا بھوک سے آزمایا جائے، یا زراعت میں پھل نہ آئے، یا اولاد میں سے کوئی مرجائے۔ ایسے امتحان میں جو جزع فزع نہ کرے، صبر سے کام لے، اپنے عقیدے اور خدا پر بھروسے میں پختہ رہے، ایمان میں لغزش نہ کھائے، اور محض اللہ ہی کا ہوجائے، اسی پر توکل کرے، شرک و معصیت سے مجتنب رہے، تو نتیجہ میں خدا کی رحمتوں اور نعمتوں کا مورد بنتا ہے ٭ والسلام

(اکمل عفا اللہ عنہ ۳۰ راکتوبر ۱۹۴۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں!

صرف پچیس ۲۵ روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:-

براہین احمدیہ مکمل
کتاب البریّہ
آئینہ کمالاتِ اسلام
شہادۃ القرآن
نور القرآن
ملفوظات
مسیح ہندوستان میں
تریاق القلوب
تحفہ گولڑویہ
اربعین ہر چہار حصّے
نسیم دعوت
تذکرۃ الشہادتین
حقیقۃ الوحی
لجّۃ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں۔

مینجر رسالہ ریویو۔ اردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی جہاز مارکہ کپڑے

پائیدار۔
پختہ رنگ۔
عمدہ کوالٹی۔
قیمت میں
ارزاں۔

ہمیشہ استعمال کریں!

کاٹن کریپ (رنگین وسفید) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین وسفید)
خاکی زین۔ ٹول۔ پگڑی کلاتھ۔ سفید زین و ٹول۔ مکھن زین۔
نیلی زین۔ کوری زین۔ دسوتی (رنگین وسفید) پردا کلاتھ۔
شیٹنگ کلاتھ۔ ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ تولیئے۔ جھاڑن وغیرہ۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر ۔ برانچیں۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ